﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد۹

جمعۃ المبارک ۳؍مئی ۲۰۰۲ء

۱۹؍صفر ۱۴۲۳ہجری قمری ۳؍ہجرت ۱۳۸۱ہجری شمسی

شمارہ۱۸

استغفار پر دوام

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جس نے استغفار پر دوام اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر غم کے بعد فراخی عطا کرے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو توقع بھی نہیں ہوگی“۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

”اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جو اُمّ الصفات ہیں بیان فرمایا ہے۔ ﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت کر رہا ہے۔ عالم اسے کہتے ہیں جس کی خبر مل سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی ربوبیت نہ کرتا ہو۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسب حال اس کی پرورش کرتا ہے۔ جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں روح کی سیری اور تسلی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں۔ پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین، چاند، سورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ پاداش عمل دیتا ہے۔ پھر مالک یوم الدین ہے یعنی جزا وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے۔ اس قدر صفاتُ اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان کی صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

غرض اصلاح نفس اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر مسلمانوں کو ناز کرنا چاہئے۔ اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ توجہ نہیں کر سکتے...... ایک عیسائی جو خون مسیح پر ایمان لاکر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے۔ اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دُعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا۔ وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتے، بلے، بندر اور سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دُعا کی تعلیم ہے۔ اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۶۔۲۶۸)

اَلْجَبَّار کے معنی ہیں: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے۔

(آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے اصلاح کرنے کی صفت کے مضمون کا بیان)

جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ صفت جباریت کے متعلق لغوی معانی اور کچھ مضمون گزشتہ خطبہ میں بیان کیا گیا تھا آج اس پہلو سے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض اور پہلوؤں سے مضمون بیان کیا جائے

گا۔ حضور ایدہ اللہ نے لغت عربی کی مشہور کتاب لسان العرب کے حوالہ سے بتایا کہ جَبَر جوڑنے کے معنے رکھتا ہے۔ جَبَرَہٗ کا ایک معنی ہے کہ اسے غربت کے بعد غنی کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں کہ اَلْجَبَّار: سنوارنے والا۔ ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔

حضور ایدہ اللہ نے دُعَاء بَیْن السَّجْدَتَیْن کا ذکر کیا جس میں وَاجْبُرْنِیْ کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی میرے بگڑے کام سنوار دے۔ حضور نے فرمایا کہ جَبَّار کے ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مصلح بھی بنتی ہے۔ اس مضمون کی تائید میں حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ پیش فرمائیں جن میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ بگڑے کاموں کو سنوارنے اور اصلاح احوال کرنے والا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دعا یہ بھی سکھائی کہ اے اللہ ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ہمارے آپس کے معاملات درست فرما دے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ سننے کے بعد اس کا ساتھی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور اس پر چھینک مارنے والا اسے یہ دعا دے کہ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے سارے کام درست فرما دے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے حضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے لئے میرے دین کی اصلاح کر دے اور میرے لئے میری دنیا کی بھی اصلاح فرما دے اور میری آخرت کی بھی اصلاح فرما دے۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث کے حوالہ سے آنحضرتؐ کی اس مضمون کی دعاؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے مصلح کی صفات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد بھی پیش فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتائی ہے کہ تا سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا جن میں اصلاح کا مضمون ہے۔ حضور کا ایک الہام ہے: "اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر"۔ اسی طرح ایک الہام ہے کہ قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے۔

کیا بتائیں یہ محبت کا جہاں کیسا لگا

{جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خلافت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے تو خاکسار اپنے والد مولانا عبدالباسط شاہد صاحب (مبلغ افریقہ) کے ساتھ زیمبیا میں مقیم تھا۔ جب ہماری پاکستان واپسی ہوئی تو حضور لندن تشریف لا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ اپریل ۲۰۰۲ء میں لندن آنے کی توفیق ملی۔ حضور انور کا پہلی مرتبہ دیدار ہوا۔ زندگی میں پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف ملا۔ جو جذبات ہیں وہ مکمل اظہار تو شاید کبھی نہ پا سکیں۔ حضور سے ملاقات کے کچھ دن بعد عبیداللہ علیم صاحب مرحوم کا ایک تنہا شعر نظر سے گزرا ؎

دیکھنے کی جس کو رہتی ہے تمنا مستقل ـــ سامنے جب آگیا وہ ناگہاں، کیسا لگا

مچلتے ہوئے جذبات کو کچھ ایسی تحریک ملی کہ جذبات اسی شعر کی زمین میں ڈھلنا شروع ہو گئے۔ علیم صاحب کی زمین میں کچھ کہنا اور حق ادا کرنا اگرچہ مشکل ہے مگر جذبات، جذبات ہیں۔ غزل پیش خدمت ہے}

اک زماں کے بعد ہم آغوش جب اُس سے ہوئے
کیا بتائیں جسم اپنا درمیاں کیسا لگا
ہاتھ ہاتھوں میں لیا اُس کا تو ہم کیسے کہیں
ہاتھ میں آیا ہوا سارا جہاں کیسا لگا
جیسے ہراک سانس میں کھلنے لگے لاکھوں چمن
دیکھنا ، دل کو بہاروں کا سماں کیسا لگا
پہلی پہلی بار سورج دیکھنے والو ، کہو
یہ زمیں کیسی لگی اور آسماں کیسا لگا
ہوش آ جائے اگر تو لفظ ہاتھ آتے نہیں
کیا بتائیں یہ محبت کا جہاں کیسا لگا
یہ دعاؤں کے کرشمے ، آنسوؤں کے معجزے
اصل میں ڈھلتا ہوا وہم و گماں کیسا لگا
اے ہمارے دل میں آ کر بسنے والے بادشاہ
اپنے اس درویش کا کچا مکاں کیسا لگا
کاش اب بھی اپنے شاعر کو بتاتا وہ حسیں
اس کو یہ معصوم جذبوں کا بیاں کیسا لگا

(آصف محمود باسط)

زمین اور اہل زمین کی دردناک حالت

روزنامہ جنگ کے کالم نگار جناب جاوید چوہدری لکھتے ہیں:

"ناسا جیسا ادارہ ہر سال اس تحقیق پر اربوں ڈالر خرچ کر دیتا ہے کہ آیا مریخ پر انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو ناسا کو اس ریسرچ کے لئے فنڈ فراہم کرتے ہیں وہ زمین سے زندگی کے آثار مٹاتے جا رہے ہیں۔ اس زمین جس کی رصد گاہیں، لیبارٹریاں اور ریسرچ سنٹر نظام فلکی کی رگوں میں زندگی کے امکانات تلاش کر رہے ہیں اسی زمین پر جنگ کے وہ مہلک بیج بوئے اور کاٹے جاتے ہیں جو انسان پر زندگی کا دائرہ مختصر سے مختصر کرتے جا رہے ہیں۔

دنیا میں دو عظیم جنگیں ہوئیں جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم، پہلی جنگ پر چار ہزار پانچ سو بلین ڈالر خرچ ہوئے۔ کروڑوں لوگ مرے۔ دوسری پر تیرہ ہزار بلین ڈالر صرف ہوئے اور کروڑوں لوگ مرے۔ ان جنگوں کے بعد دنیا نے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۴ء تک دنیا میں ۱۰۷ خوفناک جنگیں ہوئیں جن میں مجموعی طور پر ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ۳۷ ہزار لوگ مارے گئے۔ ان مرنے والوں میں سے ۴ لاکھ ۷۷ ہزار کا تعلق لاطینی امریکہ۔ ۹ لاکھ ۹۳ ہزار مڈل ایسٹ اور نارتھ افریقہ۔ ۴۱ لاکھ ۶۴ ہزار سب سہارن افریقہ۔ ایک لاکھ ۸۶ ہزار یورپ۔ ۲۸ لاکھ ۵۷ ہزار سنٹرل اور جنوبی ایشیا اور ایک کروڑ ۳ لاکھ ۹۶ ہزار مشرقی ایشیا کے رہنے والے تھے۔

ان ۱۰۷ جنگوں میں سے ۱۶/ انتہائی غیر معمولی جنگیں تھیں جن میں سے کوریا کی جنگ پر ۳۴۰، ویتنام ۷۲۰، لبنان ۷۷، افغانستان (روس کے خلاف) ۱۱۶، ایران عراق ۱۵۰۔ اور خلیج کی جنگ پر ۱۰۲/ ارب ڈالر خرچ ہوئے۔

اس وقت بھی دنیا کے ۶۸ ممالک میں جنگیں ہو رہی ہیں جن میں سے ۴۶ بڑے تنازعوں پر ہر سال ۱۸ ہزار ۱۹۶ ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ جبکہ ان ۴۶ تنازعوں پر اب تک ایک لاکھ ۹۴ ہزار ۵۰ ملین ڈالر خرچ ہو چکے ہیں۔

اس وقت دنیا کے ۱۴ مقامات پر اقوام متحدہ کی امن فوج کے ۲۹ ہزار ۷۵۹ فوجی بیٹھے ہیں جن پر ۱۹۹۹ء۔۲۰۰۰ء میں ۸ ہزار ۵۲۴ ملین ڈالر جبکہ ۲۰۰۰ء۔۲۰۰۱ء میں دو ہزار ۲۳۹ ملین ڈالر خرچ ہوئے۔ اقوام متحدہ جنگِ عظیم دوم کے بعد مختلف متنازع علاقوں میں اب تک ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۵۲۰، امن فوجی تعینات کر چکی ہے جن پر ۱۴ ہزار ۲۸ ملین ڈالر خرچ ہوئے......

یہ ہے دنیا کی اصل صورتحال! اس دنیا جس میں پاکستان جیسے ملک کا ٹوٹل بجٹ دس سے گیارہ بلین ڈالر سالانہ ہوتا ہے لیکن دنیا ہر سال ۷۸۰ بلین ڈالر ہتھیاروں کی خرید و فروخت پر صَرف کر دیتی ہے جبکہ جنگوں میں ہر سال ہزاروں، لاکھوں لوگ مارے جاتے ہیں اور ان سے کہیں زیادہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ اسی دنیا میں ۲۹ ممالک کے پاس پینے کے لئے پانی نہیں۔ دنیا کے ایک ارب لوگ کھلے آسمان تلے پڑے ہیں اور ایک ارب انسانوں کو اقوام متحدہ کے ادارے غریب ڈکلیئر کر چکے ہیں۔ اسی دنیا میں مائیں بچوں کو روٹی کی جگہ زہر کھلاتی ہیں لوگ کھانے کے بدلے گردے اور آنکھیں بیچتے ہیں۔

اسی زمین، اسی کرہ ارض پر کروڑوں بچے کچرا گھروں سے رزق نکال نکال کر کھاتے ہیں لیکن ہر روز نیا بم، نئی گولی اور نئی رائفل بنائی اور بیچی جاتی ہے اس زمین پر اتنی بارودی سرنگیں بچھ چکی ہیں کہ اگر وہ بیک وقت پھٹ جائیں تو دنیا کی آدھی سے زائد آبادی معذور ہو جائے۔ جبکہ سرنگیں تلاش کرنے اور انہیں ٹھنڈا کرنے کے لئے دنیا کو اب اقوام متحدہ جتنے آٹھ ادارے چاہئیں۔ یہ ہے دنیا، اسے کہتے ہیں زمین، وہ زمین، وہ دنیا جس پر اب خوف، دہشت، دکھ، غم، موت اور قبروں کے سوا کچھ باقی نہیں لیکن ناسا موت کے ان جزیروں میں بیٹھ کر مریخ پر زندگی کے آثار دریافت کر رہا ہے۔ واہ! یہ بھی کیا مذاق ہے۔ یہ انسان بھی کیا چیز ہے بارودی سرنگ پر گلاب کی قلم لگاتا ہے، اس کے پھولنے کے خواب دیکھتا ہے اور پھر سوچتا ہے اس سے دنیا میں امن ہو جائے گا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے، کیا ایسا ہو گا۔ موت بو کر زندگی کاٹی جائے، انسانی کھوپڑیوں پر کھڑے ہو کر مریخ پر زندگی ٹٹولی جائے"۔ (روزنامہ جنگ لندن ہفتہ ۱۶/ مارچ ۲۰۰۲ء)

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

اللہ وسایا کی کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" پر تبصرہ

(مجیب الرحمان۔ایڈوکیٹ)

(چھٹی قسط)

اٹارنی جنرل نے آگے چل کر پھر جسٹس منیر کے ایک اخباری مضمون کے حوالہ سے غلط اور نامکمل معلومات کی بنا پر یہ سوال کیا۔

"اٹارنی جنرل: آزادی کی جدو جہد میں باؤنڈری کمیشن کا مرحلہ آتا ہے۔ جسٹس منیر صاحب کے حوالے سے ظفراللہ خان کی بڑی خدمات ہیں۔وہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کے وکیل تھے۔ لیکن جسٹس منیر صاحب جو باؤنڈری کمیشن کے رکن تھے انہوں نے "پاکستان ٹائمز۔ میں ۲۴ جون ۱۹۶۴ء آرٹیکل لکھے۔ ان میں یہ بھی تھا۔ "پاکستان ٹائمز" ۲۱ جون ۱۹۶۴ "میرے یادگار دن"۔ معاملہ کے اس حصے کے متعلق میں ایک نہائت ہی ناخوشگوار واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے یہ بات کبھی سمجھ نہیں آئی کہ احمدیوں نے علیحدہ عرضداشت کیوں دی تھی اس قسم کی عرضداشت کی ضرور تبھی ہو سکتی تھی جب احمدی مسلم لیگ کے نقطۂ نظر سے متفق نہ ہوتے، جو کہ بذاتِ خود ایک افسوسناک صورتِ حال ہوتی۔ہو سکتا ہے کہ اس طرح احمدی مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کی تائید کرنا چاہتے ہوں مگر ایسا کرتے ہوئے انہوں نے گڑھ شنکر کے مختلف حصوں کے بارے میں اعداد و شمار دیئے جن سے یہ بات نمایاں ہوئی کہ بین دریا اور بسنتر دریا کے مابین کا علاقہ غیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے اور یہ بات اس تنازعہ کی دلیل بنتی تھی کہ اگر اج دریا اور بین دریا کا درمیانی علاقہ ہندوستان کو مل جائے تو بین دریا اور بسنتر دریا کا درمیانی علاقہ خود بخود ہندوستان کو چلا جاتا ہے، جیسا کہ ہوا۔احمدیوں نے جو رویہ اختیار کیا تھا، وہ ہمارے لئے گورداسپور کے بارے میں خاصا پریشان کن ثابت ہوا۔

مسلمان ۵۱ فیصد تھے ہندو ۴۹ فیصد احمدی ۲ فیصد۔ جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان ۵۱ کی بجائے ۴۹ فیصد ہو گئے۔ اس سے گورداسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے لیگ سے تعاون کیا مگر یہ قضیہ تو عجیب سا لگتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جسٹس منیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں ظفراللہ خان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا، اب اس کے ۱۷ سال بعد جب بوڑھے ہو گئے تو یہ بیان دے دیا۔ وہ بوڑھے ہو چکے تھے، باؤنڈری کمیشن کے یہ جج تھے۔ پہلے خراجِ تحسین اور اب یہ شکوک۔ ۱۷ سال کی خاموشی کے بعد جب وہ کافی بوڑھے ہو چکے تھے، شاید ممکن ہے بڑھاپے کی وجہ سے جو بات جوانی سے سمجھ آئی ہو، وہ بڑھاپے میں نہ سمجھ آئی ہو۔

اٹارنی جنرل: یہ اچھا جواب ہے۔ خیر میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا مگر علیحدہ یادداشت کیوں پیش کی"۔

"میرے یادگار دن" کے عنوان سے جسٹس محمد منیر کے جس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے اس کے بارے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جسٹس منیر کی عبارت نقل کرنے کے بعد جو نتیجہ اٹارنی جنرل کے سوال میں نکالا گیا ہے وہ اس بیان سے ہرگز نہیں نکلتا۔ یہ بات کہ "مسلمان ۵۱ فیصد تھے ہندو ۴۹ فیصد اور احمدی ۲ فیصد۔ جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان ۵۱ فیصد کی بجائے ۴۹ فیصد ہو گئے اس سے گورداسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے لیگ سے تعاون کیا مگر یہ قضیہ تو عجیب سا لگتا ہے"۔

یہ ساری بات جسٹس منیر کے مضمون میں نہیں۔

(۱)......یہ بات بھی موجود نہیں کہ مسلمان ۵۱ فیصد اور ہندو ۴۹ فیصد تھے۔

(۲)......یہ بھی نہیں کہ احمدی ۲ فیصد تھے۔

(۳)......یہ بات بھی جسٹس منیر کے مضمون میں موجود نہیں کہ احمدی مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان ۴۹ فیصد رہ گئے۔ یہ سارا اعداد و شمار کا افسانہ جسٹس منیر کے مضمون میں موجود نہیں، از خود تراش لیا گیا ہے۔

جسٹس منیر نے اپنے بیان میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ گورداسپور اس وجہ سے جاتا رہا کہ "احمدی مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے"۔ یہ سارا قصہ ہی ایک شر انگیز افسانہ ہے۔ البتہ جسٹس منیر نے اپنے مضمون میں یہ لکھا:۔

"انہوں نے گڑھ شنکر کے مختلف حصوں کے بارے میں اعداد و شمار دیئے"۔

اعداد و شمار کیا تھے؟ ان کا ذکر نہیں۔ اس بیان کے بارے میں جو جواب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طرف منسوب اللہ وسایا کی کتاب میں شائع کیا گیا ہے اس کو اٹارنی جنرل صاحب نظر انداز کر کے آگے چل پڑے۔ اس سوال جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ تفصیلات ضرور حذف کر دی گئی ہیں اور قارئین سے پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔ مگر اس سوال کے اندر ایسے شواہد موجود ہیں اور جسٹس منیر کے پورے مضمون کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب کا جواب جیسا بھی درج کیا گیا ہے وہ درست تھا۔ جسٹس منیر نے جب یہ مضمون لکھا تو ضعیف العمری کی وجہ سے انکی یادداشت ماند پڑ چکی تھی اور ان کے حافظہ نے ساتھ نہیں دیا۔ اس بات کی اندرونی شہادت اس مضمون کے اندر موجود ہے اور بیرونی شہادت ریکارڈ پر موجود ہے۔

اندرونی شہادت

جسٹس منیر نے اپنے مضمون کے آغاز میں ہی خود لکھا:۔

"حافظے کی مثال ایک ایسے باکس کی ہے جس کی گنجائش محدود ہو جو بچپن سے اس ترتیب سے بھرنا شروع ہو جاتا ہے جس ترتیب سے واقعات رونما ہوتے ہیں تاوقتیکہ میری عمر میں پہنچ کر اوپر تک بھر جاتا ہے۔ فزیالوجی کے اسی اصول کے تحت پہلے رونما ہونے والے تازہ واقعات کی نسبت بہتر محفوظ رہتے ہیں۔ چونکہ باکس بھر چکا ہوتا ہے اور واقعات رونما ہونے کے جلد بعد ہی دوسرے رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے چھلک جاتے ہیں لیکن بعض تازہ واقعات اپنی اثر پذیری کی وجہ سے اتنے ٹھوس ہوتے ہیں کہ وہ کبھی نہیں بھولتے اور یادداشت تازہ کرنے کی معمولی کوشش سے باآسانی اپنی شکل میں سامنے آجاتے ہیں۔ جو میں کہنے والا ہوں وہ مؤخر الذکر سے تعلق رکھتے ہیں"۔

(۱)...... پہلی بات تو واضح ہے جسٹس منیر کو خود اپنے حافظہ پر اسوقت پورا بھروسہ نہیں اور یادداشت تازہ کرنے کی جس کوشش کا ذکر کیا ہے وہ کوشش جگہ جگہ دھوکہ دے گئی ہے۔ لہذا بعض باتیں جن کی دوسرے ذرائع سے تصدیق ہو سکتی ہو، یقیناً اہم ہیں۔

(۲)...... مضمون کی پہلی قسط کے کالم نمبر ۳ میں انہوں نے لکھا:۔

"مسٹر شیتل وارڈ کانگرس کی طرف سے پیش ہوئے۔ مسٹر ہرنام سنگھ سکھوں کی طرف سے اور سر محمد ظفراللہ خان مسلم لیگ اور احمدیوں کی طرف سے"۔

یہاں ان کے حافظہ نے واضح طور پر ٹھوکر کھائی ہے۔ ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ ظفراللہ خان مسلم لیگ کی طرف سے پیش ہوئے تھے، احمدیوں کی طرف سے نہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شیخ بشیر احمد صاحب پیش ہوئے تھے۔ حافظے نے جو یہاں ٹھوکر کھائی ہے اسکی اہمیت صرف یہ نہیں کہ انہوں نے احمدیوں کی طرف سے سر ظفراللہ کے پیش ہونے کا کہا بلکہ اصل اہمیت یہ ہے کہ شیخ بشیر احمد، جسٹس منیر کے ذہن سے بالکل غائب ہیں۔ لہذا انکی طرف سے پیش کردہ دلائل بھی انکے ذہن سے محو ہو چکے ہیں اور موجود نہیں۔

(۳)...... اپنے مضمون کی تیسری قسط میں جہاں سے اٹارنی جنرل کا متصلہ سوال لیا گیا ہے جسٹس منیر نے یہ لکھا:۔

"احمدیوں نے گڑھ شنکر کے ایک حصے کے بارے میں ایسے اعداد و شمار دیئے جس سے یہ بات نمایاں ہو گئی کہ دریائے بین اور دریائے بسنتر کا درمیانی علاقہ غیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے"۔

اول تو گڑھ شنکر کے نام کی کوئی تحصیل گورداسپور میں تھی ہی نہیں۔ گڑھ شکر ضلع ہوشیارپور کی تحصیل تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ تحصیل شکر گڑھ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں پر بھی ان کے حافظہ نے واضح ٹھوکر کھائی ہے۔

(۴)...... دریائے بین دریائے بسنتر کا ذکر جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں سرے سے موجود ہی نہیں۔ یہ بحث کانگرس کے وکیل مسٹر سیتل وارڈ نے اٹھائی تھی کہ تقسیم تحصیل اور ضلعوں کی بجائے دریاؤں کے درمیان دوآبوں کی بنیاد پر کی جائے اور دریاؤں اور نہروں کو سرحد بنایا جائے۔ تحصیل شکر گڑھ راوی کے اس پار واقع تھی اور واضح مسلم اکثریت کی تحصیل تھی لہذا کانگرس اسے دریاؤں کے درمیانی علاقوں کی بنیاد پر مشرقی پنجاب میں شامل کروانا چاہتی تھی۔ جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں یا بحث میں کہیں بھی دریائے بین یا دریائے بسنتر کا ذکر موجود نہیں۔ جماعت احمدیہ کا میمورنڈم پارٹیشن آف پنجاب کے صفحہ ۴۲۸ تا صفحہ ۴۴۹ پر سرکاری طور پر شائع شدہ موجود ہے جو دیکھا جاسکتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے دریاؤں کو سرحد بنانے کے اصول کی مخالفت کی تھی اور ایک دلیل یہ دی تھی کہ دریا اپنے رخ بدلتے رہتے ہیں۔ بہر حال اس بارے میں جسٹس منیر کے حافظہ نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اس سے پہلے جسٹس منیر اپنے ایک عدالتی فیصلے میں واضح طور پر لکھ چکے تھے۔

"احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں کہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس نے ہندوستان میں شامل کر دیا کہ احمدیوں نے ایک خاص رویہ اختیار کیا۔"

جو الزامات ۱۹۶۴ء کی تحریر کی بنیاد پر لگائے جا رہے ہیں انہیں ۱۹۵۴ء میں جسٹس منیر معاندانہ اور بے بنیاد قرار دے چکے ہیں۔ یہ ایک عدالتی فیصلے کا حصہ ہے۔ عدالتی فیصلے حقائق و واقعات سامنے رکھ کر احتیاط کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۴ء کا بیان یادداشتوں پر مبنی ہے اور اس میں اندرونی تضاد موجود ہیں۔

گورداسپور ایک سازش کے ماتحت ہندوستان میں شامل کیا گیا اور اس بارے میں ناقابل تردید تاریخی شہادت موجود ہے جو اوپر پیش کی جا چکی ہے۔ رہی یہ بات کہ تقسیم کے وقت جماعت احمدیہ نے ایک علیحدہ میموریںڈم کیوں داخل کیا؟ اٹارنی جنرل کو معلوم ہونا چاہئے تھا اور اگر نہیں معلوم تھا تو انہیں متعلقہ محکمہ یا ریکارڈ سے اس بات کی تسلی کر لینی چاہئے تھی۔ اگر وہ ایسا کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ تقسیم پنجاب کے بارے میں سرکاری طور پر شائع کردہ ریکارڈ کے مطابق ۱۸ر جولائی ۱۹۴۷ء تک ۴۹ میموریںڈم مختلف تنظیموں کی طرف سے داخل کئے گئے تھے جن کی فہرست ریکارڈ میں دستاویز ۲۴۳ کے طور پر مذکورہ کتاب کے صفحہ ۴۷۴ پر درج ہے۔ جن میں:۔

(۱)...... پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن۔

(۲)...... سٹی مسلم لیگ، منٹگمری۔

(۳)......بٹالہ مسلم لیگ، بٹالہ۔
(۴)......ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، لدھیانہ۔
(۵)......ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن، سٹی اینڈ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، جالندھر۔
(۶)......انجمن مغلیان لوہاراں، ترکھاناں پنجاب۔
(۷)......انجمن بھٹی راجپوتاں پنجاب۔
(۸)......انجمن راتیاں جالندھر، تحصیل جالندھر۔
(۹)...... مسلم راجپوت ایسوسی ایشن۔
(۱۰)...... مسلم راجپوت کمیٹی تحصیل گڑھ شنکر اینڈ نواں شہر۔
(۱۱)...... مسلم لیدر مرچنٹ ایسوسی ایشن۔
(۱۲)......انجمن مدرسۃ البنات جالندھر۔
(۱۳)......مزنگ منڈی سرکل۔

کی طرف سے میمورینڈم داخل کئے گئے تھے اور یہ سارے میمورینڈم مسلم لیگ کی تائید میں تھے۔ اسی طرح بہت سی ہندو، سکھ تنظیموں نے کانگریس کی تائید میں اپنے میمورینڈم داخل کئے۔ عیسائیوں اور اینگلوانڈینز کی طرف سے مسلم لیگ کی تائید میں، پاکستان کے حق میں اور کچھ کانگریس کی تائید میں، ہندوستان کی تائید میں داخل کئے گئے۔

اصل بات جو نمایاں طور پر واضح تھی وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا میمورینڈم دوسری بہت سی مسلم تنظیموں کے ساتھ مسلم لیگ کی تائید میں داخل کیا گیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقسیم پنجاب کے وقت پارٹیشن پلان کے ساتھ ایک فہرست اور ایک جدول بھی شامل کئے گئے تھے جس میں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں مسلم اکثریت کے ضلعوں کی تفصیل دی گئی تھی۔ گورداسپور کا ضلع جوکہ مسلم اکثریت کا ضلع تھا اسے عارضی اور عبوری طور پر پاکستان میں شامل کیا گیا تھا۔ مگر وائسرائے نے اپنی پریس کانفرنس میں ضلع گورداسپور کے بارہ میں یہ اظہار کیا تھا کہ اس ضلع میں مسلمانوں کی اکثریت صرف ۰ء۸ فیصد ہے اس لئے ضلع گورداسپور کے بعض حصے لازماً غیر مسلم اکثریت کے ہوں گے۔ چوہدری محمد علی اپنی کتاب Emergence of Pakistan میں لکھتے ہیں:

"at his press confrence of June 4 1947 Mount Batten was asked why he had, in the broad cast of previous evening on the June 3 Partition Plan, catagorcally stated that," the ultimate boundries will be settled by a boundary commission and will almost certainly not be identical with those which have been provisionally adopted." Mount Batten immidiately replied," I put that in for the simple reason that in the district of Gurdaspur in the Punjab the population is 50.4 % Muslim, I think and 49.6 % non muslims. With a differance of 0.8 % You will see at once that it is unlikely that the boundary commission will throw the whole of the district into the Muslim majority areas."

(Ch. Muhammad Ali, Emergence of Pakistan; Published by Research Society of Pakistan ; Page 215)

ترجمہ:۔ ۴ جون ۱۹۴۷ء کی پریس کانفرنس میں ماؤنٹ بیٹن سے یہ پوچھا گیا کہ انہوں نے ۳؍ جون کے منصوبہ کے بارہ میں گزشتہ شب اپنی نشری تقریر میں دوٹوک انداز میں یہ کیوں کہا کہ "حتمی باؤنڈری کا تصفیہ باؤنڈری کمشن کرے گا اور یہ بات تقریباً یقینی ہے کہ حتمی باؤنڈری، عبوری باؤنڈری کے ہو بہو مطابق نہیں ہو گی" ماؤنٹ بیٹن نے جواب دیا، "میرے ایسا کرنے کی سیدھی سی وجہ یہ تھی کہ پنجاب کے ضلع گورداسپور میں مسلمان آبادی میرے خیال میں ۴ء۵۰ فیصد ہے اور غیر مسلم آبادی ۶ء۴۹ فیصد ہے۔ آپ با آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات غیر اغلب ہے کہ صرف ۰ء۸ فیصد کے فرق کی وجہ سے باؤنڈری کمشن پورا ضلع ہی مسلم اکثریت کے حصہ میں ڈال دے۔

چونکہ گورداسپور جالندھر اور فیروزپور کے بعض علاقے اس عارضی اور عبوری سرحد (Notional Boundary) کے قریب تھے۔ اس لئے اس عبوری سرحد کے قریب قریب واقع دونوں طرف کے علاقے گویا فریقین کے درمیان زیر بحث تھے۔ کانگریس لاہور اور منٹگمری کے ضلعوں میں سے بھی کچھ علاقوں کا مطالبہ کر رہی تھی اور مسلم لیگ امرتسر اور فیروزپور کے علاقوں کا مطالبہ کر رہی تھی۔ لہٰذا ان علاقوں کے لوگوں کی طرف سے اس امر کا اظہار کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے مطالبات کے قطع نظر یہ سوال کہ ان علاقوں کے لوگ کسی طرف شامل ہونے کے خواہش مند ہیں بھی اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ چنانچہ اس علاقے کی بعض عیسائی تنظیموں نے پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کے بارے میں میمورنڈم داخل کئے۔

باؤنڈری کمیشن کے Terms Of Reference یہ تھے:۔

"For the Punjab:The boundary commission is instructed to demarcate the boundaries of the two parts of the Punjab on the basis of ascertaining the contiguous majorities areas of Muslims and Non-muslims. In doing so it will also take into account other factors."

دونوں فریق Terms Of Reference میں Other Factors کی شق کی وجہ سے اپنے اپنے حق میں استدلال کرنا چاہتے تھے۔

جماعت احمدیہ کا میمورینڈم کوئی علیحدہ یا انوکھی چیز نہیں تھی۔ اس دستاویز میں سارا زور اس بات پر ہے کہ تقسیم پنجاب کے لئے خواہ کوئی طریقہ اپنایا جائے 'قادیان کو پاکستان کا حصّہ ہونا چاہئے۔ اس کی تائید میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ نے بحث کی جو جلد دوم کے صفحہ ۲۴۰ سے شروع ہوتی ہے اور بحث کا آغاز ہی اس فقرے سے ہوتا ہے۔

"میں اپنی معروضات کو ایک محدود سوال تک محدود رکھنا چاہتا ہوں یعنی مغربی پنجاب میں شامل کئے جانے کے لئے قادیان کا کلیم کیا ہے"۔

صفحہ ۲۵۱ پر ان کا یہ بیان درج ہے کہ "قادیان کے تقسیم کے Reference میں مسلمانوں کو یکجا رکھنا مقصود ہے اور آپس میں ملحقہ مسلم علاقوں کو یکجا رکھنا مقصد ہے۔"

انہوں نے کہا:۔

"تقسیم کی بنیاد مذہب ہے، قادیان اسلامی دنیا کا ایک بین الاقوامی زندہ مرکز بن چکا ہے"۔ لہٰذا اس اکائی کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ ہندوستان میں شامل ہوں یا پاکستان میں اور ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم پاکستان میں داخل ہوں گے۔

میمورنڈم میں صفحہ ۴۳۷ پر جو نکات پیش کئے گئے ہیں ان میں سے نمبر ایک پر یوں درج ہے:۔

"قادیان ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے تھانہ بٹالہ میں واقع ہے۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ گورداسپور ضلع کو مغربی پنجاب میں شامل کئے جانے کا کلیم اتنا واضح اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہے کہ عملاً اس بارے میں کوئی بحث بھی باؤنڈری کمیشن کے دائرہ سے باہر ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وائسرائے نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہا تھا کہ اس ضلع میں مسلمانوں کی اکثریت صرف زیرو پوائنٹ آٹھ فی صد ہے۔ اس لئے ضلع گورداسپور کے بعض حصے لازماً غیر مسلم اکثریت کے ہوں گے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ اس بارے میں وائسرائے کی معلومات درست نہیں تھیں۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق ضلع گورداسپور کی مسلمان آبادی کُل آبادی کا ۱۴ء۴۹ فی صد ہے۔ اس طرح سے مسلمانوں کی آبادی دوسروں کی نسبت ۸ء۲ فی صد زیادہ ہے۔ ۰ء۸ فی صد نہیں"۔

اس میمورنڈم میں مزید وضاحت یہ کی گئی کہ اگر اچھوت اقوام اور ہندوستانی عیسائی ہندوؤں اور سکھوں کا ساتھ دیں تب بھی مسلمان آبادی ۸ء۲ فیصد زائد ہے۔ مگر عیسائی راہنما ایس پی سنگھا، جو بٹالہ ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتے ہیں، نے کہا .... کہ وہ پاکستان میں رہنا پسند کریں گے۔ عیسائیوں کی آبادی ضلع گورداسپور میں ۴ء۴۶ فیصد ہے۔ اگر اس کو مسلمان آبادی کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو پھر ضلع گورداسپور میں پاکستان میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا تناسب ۶۰ء۵۵ فیصد ہو جاتا ہے۔ اور یہ معتدبہ تفاوت ہے۔

میمورنڈم میں دوسری تحصیلوں کے بارے میں یہ اعداد و شمار دیئے گئے۔

(۱)...... تحصیل بٹالہ ۰۷ء۵۵
(۲)...... تحصیل گورداسپور ۱۵ء۵۲
(۳)...... تحصیل شکرگڑھ ۱۴ء۵۳
(۴)...... تحصیل پٹھانکوٹ ۸۸ء۳۸

اور اس میمورنڈم میں یہ واضح کیا گیا کہ تحصیل بٹالہ میں مسلمانوں کی آبادی ۱۴ء۱۰ فی صد زیادہ ہے۔ تحصیل گورداسپور میں ۳۰ء۴ شکرگڑھ میں ۲۸ء۶ فی صد۔ اور اگر اُن عیسائیوں کو شامل کر لیا جائے جو پاکستان میں شمولیت کے خواہاں ہیں تو پھر تحصیل بٹالہ میں اکثریت ۶۰ء۵۳ فی صد اور تحصیل شکرگڑھ میں ۸۸ء۵۴ فی صد ہو جاتی ہے۔

تحصیل پٹھانکوٹ کے بارے میں جماعت احمدیہ نے یہ کہا کہ اس کو بھی پاکستان میں شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس میں "OTHER FACTORS" کی شق کے تحت پاکستان میں شامل کئے جانے کے قوی دلائل موجود ہیں۔ جو یہ ہیں کہ دریائے راوی اس تحصیل میں سے گزرتا ہے اور پھر مغربی پنجاب میں داخل ہوتا ہے اس میں سے جو نہریں نکالی گئی ہیں ان کا ہیڈ ورکس مادھوپور ہے۔ اور یہ نہریں مغربی پاکستان کے علاقے کو سیراب کرتی ہیں اور اس کو مشرقی پنجاب میں شامل کئے جانے کے نتائج بڑے بھیانک ہو سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ اگر تحصیل یہ تحصیل آبادی کا جائزہ لیا جائے تو بھی ضلع گورداسپور اور اسکی تمام تحصیلوں کو پاکستان میں آنا چاہئے اور اگر ذیل کو اکائی قرار دیا جائے یا تھانہ کو اکائی قرار دیا جائے تو بھی قادیان کو پاکستان میں آنا چاہئے۔ کیونکہ ذیل جو کہ پچاس ساٹھ دیہات پر مشتمل اکائی ہوتی ہے اگر اس کو بنیاد بنایا جائے تو قادیان جو کہ دلہ کی ذیل میں آتا ہے اس میں مسلمان اکثریت ۱۰ء۶۱ فی صد ہے اور قادیان سے مشرق کی جانب دریائے بیاس تک اور مغرب کی جانب بٹالہ تک سارے کے سارے ذیل مسلم اکثریت کے ذیل ہیں اس لئے قادیان کو پاکستان میں شامل ہونا چاہئے۔ یہ میمورینڈم کتاب کی جلد اوّل کے صفحہ ۴۲۸ سے لے کر ۴۵۹ تک لفظ لفظ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس میمورینڈم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نہایت مدلّل اور قوی دستاویز ہے جس کا مطالعہ قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

غرضیکہ حقائق اتنے واضح روشن اور واشگاف ہیں کہ اس بارہ میں اٹارنی جنرل کی طرف سے سوال اٹھایا جانا ناقابلِ فہم ہے۔

تاریخ میں جن لوگوں کی وابستگیاں کانگریس کے ساتھ رہی ہوں اور جو سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے پبلک سٹیج پر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے من گھڑت 'غیر مستند بے سروپا الزامات دہرانے کے عادی ہوں ان کی بات اور ہے مگر قومی اسمبلی ہر شہری کے نزدیک متانت، وقار اور ثقہ بحث کی آئینہ دار ہونی چاہئے تھی۔ خصوصی کمیٹی میں یہ سوال اٹھا کر کمیٹی کی پوری کارروائی کو مسندِ اعتبار سے گرا کر مشتبہ بنا دیا گیا۔

کمیٹی کے سامنے جو بات زیرِ غور تھی وہ عقیدۂ ختمِ نبوت سے تعلق رکھتی تھی۔ اگر اس سوال کا مقصد تحریکِ پاکستان سے سیاسی وابستگی یا عدم وابستگی ظاہر کرنا تھا تو ترمیم ان الفاظ میں ہونی چاہئے تھی:۔

"جو شخص تحریکِ پاکستان میں مسلم لیگ کے مفاد کے خلاف کام کر چکا ہو وہ آئین اور قانون کی اغراض سے غیر مسلم ہو گا اور پاکستانی شہریت کا حقدار نہ ہوگا۔"

اگر یہ مقصد ہوتا تو جماعت احمدیہ تو اپنے علیحدہ میمورینڈم کے باوجود اس تعریف میں نہ آتی مگر یہ ختمِ نبوت والے احراری اور کانگریسی علماء ضرور اس تعریف میں آ جاتے۔ عقل دنگ ہے کہ اٹارنی جنرل ان مولویوں کے ہاتھوں ایسے بے بس ہو گئے کہ ان کو اپنا بنیادی ریفرنس ہی بھول گیا۔ مگر کیا کیجئے اللہ وسایا کی کتاب سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ قوی و عزیز ہے وہ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا۔

سنت اللہ یہی ہے کہ رسول آخر کار غالب ہو ہی جاتے ہیں۔

اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضا و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں۔

مجلس مشاورت کے تعلق میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۹؍مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۹؍امان ۱۳۸۱ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز سے متعلق خطبات کا جو سلسلہ جاری ہے وہ آج بھی رہے گا اور غالباً اگلے جمعہ تک بھی جاری رہے گا۔ لیکن اس خطبہ میں درمیان میں ایک مجلس شوریٰ کی بات آپڑی ہے۔ مجلس مشاورت ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے اور باقی بہت سے ممالک میں کثرت سے یہ دن مشاورت کے ہیں، مشاورتیں منعقد ہو رہی ہیں۔ ان سب کے لئے ایک ہی خطبہ ہوگا یعنی جو خطبہ میں ربوہ والوں کے لئے دے رہا ہوں وہی خطبہ باقی دوسرے افریقہ وغیرہ کے ممالک پر بھی چسپاں ہوگا۔

پہلی آیت کریمہ ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا. وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا. وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (سورة الفتح: ۱۹۔۲۰)

یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں ایک فتحِ قریب عطا کی۔ اور بہت سے اموالِ غنیمت بخشے جو وہ حاصل کر رہے تھے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے مقام سے جب نبی کریم ﷺ کے صحابہ حزن اور غم کی کیفیات سے دوچار، اپنے گھروں سے دُور اپنی قربانیاں حدیبیہ کے مقام پر ذبح کرنے کے بعد واپس لوٹ رہے تھے تو اُس وقت نبی کریم ﷺ پر ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ سے لے کر ﴿صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ تک کی دو آیات نازل ہوئیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: مجھ پر ایسی دو آیات نازل ہوئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ پیاری ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تو بتادیا ہے کہ وہ آپؐ کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا مگر وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد کی یہ آیت نازل فرمائی ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (تاکہ وہ داخل کرے مومنوں کو اور مومنات کو ایسی جنات میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں)۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"صحابہؓ بہت سعید تھے۔ وہ خدا کے وعدوں پر ایمان لائے تو مندرجہ ذیل انعامات سے سرفراز ہوئے۔ ایمان بالغیب کے انعامات۔

(۱)...... اللہ تعالیٰ راضی ہوا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ مومنین کہلائے۔

شیعہ اس مقام پر غور کریں جو صحابہؓ کو منافق قرار دیتے ہیں۔ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ سے ظاہر ہے کہ ان کے دلوں میں بھی خلوص ہی بھرا ہوا تھا"۔ یعنی اللہ کو تو معلوم تھا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے اس لئے وہ منافق بہرحال نہیں تھے۔

(۲)...... "خیبر کی فتح ﴿وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾"۔ خیبر کی فتح بھی ان کو عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کے بعد اور بھی قریب کی فتحیں مقدر ہیں۔

(۳)...... "بہت سی غنیمتیں ملیں ﴿مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا﴾۔

(۴)...... سکینہ کا نزول ﴿فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ﴾۔ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے ﴿اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ﴾ کے معنی حل ہوتے ہیں"۔ اب یہ بہت ہی لطیف نکتہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ جو آتا ہے کہ تابوت ان کے ساتھ تھا۔ فرمایا تابوت سے مراد دل ہے ﴿تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ وہ دل جن کو فرشتہ صفت لوگ سینے میں اٹھائے پھرتے ہیں۔ پس یہ عظیم نکتہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے حل فرمادیا۔

(تشحیذالاذہان۔ جلد ۷نمبر۴۔ صفحہ ۱۸۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"وہی شرائط جو اس وقت نقصان دہ اور موجب ہتک معلوم ہوتی تھیں، اس عظیم الشان فتح کا موجب ہو گئیں۔ جو مسلمان مرتد ہوتا وہ تو نبی کریم ﷺ اور ان کی جماعت کے کام کا نہ تھا۔ اس کے جانے سے انہیں کیا نقصان۔ اور جو مشرکین میں سے مسلمان ہوتا وہ مکہ میں رہتا تو دوسروں کی ہدایت کا موجب بنتا۔ پھر یہ فائدہ ہوا کہ ابو بصیرؓ مسلمان ہو کر مدینہ بھاگ آیا۔ دو آدمی مکہ سے اس کو پکڑنے کے لئے روانہ ہوئے جب حضور رسالتِ مآب میں پہنچے تو آپؐ نے حکم دیا کہ ابو بصیر واپس چلا جائے۔ اس نے بہتیرے عذر کئے۔ مگر آپؐ نے فرمایا: ہم معاہدہ کے خلاف نہیں کریں گے۔ راستہ میں اس نے اپنے محافظ مشرکوں میں سے ایک کی تلوار لے کر ایک کو مار دیا۔ دوسرا پھر فریاد کرتا ہوا آیا۔ ابو بصیر بھی پہنچ گیا۔ آپؐ نے اُسے کہا۔ تُو لڑائی کرانا چاہتا ہے میں تجھے واپس بھجوادوں گا۔ یہ سن کر وہ وہاں سے بھاگ گیا اور ایک جگہ پر ڈیرہ بنالیا۔ اب جو مسلمان ہوتا مکہ سے بھاگ کر ان کے پاس آجاتا اور رفتہ رفتہ ان کی ایک جماعت بن گئی۔ چونکہ وہ مکہ والوں کے نکالے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے اخراجاتِ خوراک وغیرہ کے لئے مکہ ہی کے قافلوں سے اپنا حصہ لینا شروع کیا۔ اس طرح پر یہ شرط ان مشرکین کے لئے موجب ضرر ہوئی۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے کہ آپؐ اپنے آدمیوں کو بلوا لیجئے۔ ہم اس شرط کو توڑتے ہیں۔

دوم:۔ان فہرستوں کے لکھوانے کا فائدہ یہ ہوا کہ خزاعہ پر جو نبی کریم ﷺ کی حمایت میں تھے بنو بکر وائل نے حملہ کیا اور مشرکین نے ان کا خفیہ خفیہ ساتھ دیا۔ خزاعہ میں سے دو آدمی نبی کریم ﷺ کے حضور فریاد لے کر حاضر ہوئے۔ ادھر مکہ والوں نے بھی اپنا ایک سردار بھیج دیا کہ معاہدہ نئے سرے سے ہو کیونکہ میں اس وقت موجود نہ تھا۔ اس طرح پر وہ معاہدہ آپ ہی انہوں نے اپنے عمل اور اپنے قول سے توڑ دیا۔ اور نبی کریم ﷺ نے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی اور اس طرح پر خدا کا کلام اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا پورا ہوا اور اسی فتح کے ذریعے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی ہر قسم کے عیبوں اور ان الزاموں سے پاک ہے جو آپ کی ذات سے منسوب کئے جاتے تھے۔"

(تشحیذ الاذہان۔ جلد ۷ نمبر ۴ صفحہ ۱۸۱۔۱۸۲)

سورۃ الحدید کی آیت ہے: ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ الحدید:۲)۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کیا بادل، کیا ہوا، کیا آگ، کیا زمین، سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں۔ اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضاو قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں۔ کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا جُوآ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ ہاں البتہ انسانی دلوں کی صلاح اور فساد کے لحاظ سے غفلت اور ذکر الٰہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہیں مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ مدوجزر خود بخود نہیں۔ خدا نے چاہا کہ زمین میں ایسا ہو، سو ہو گیا۔" (کشتی نوح۔ صفحہ ۲۹۔۳۰)

سورۃ المجادلہ کی دو آیات ہیں ۲۱۔۲۲: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ. كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾۔

(سورۃ المجادلہ:۲۱۔۲۲)

یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی انتہائی ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری کتاب المغازی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے۔ اس نے اپنے حزب کو غالب کیا اور اپنے بندہ کی نصرت کی اور اس اکیلے نے احزاب کو مغلوب کر دیا۔ اس کے بعد کوئی شے نہیں۔

امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں:

"افضل طور پر تمام رسولوں کا غلبہ حجت اور دلائل سے متعلق ہے سوائے اس کے کہ ان میں سے بعض نے دلائل کے غلبہ کے ساتھ تلوار کا غلبہ بھی شامل کر دیا ہے۔ لیکن بعض انبیاء کے ساتھ یہ صورت حال نہیں"۔ یعنی تلوار کا غلبہ ان کو حاصل نہیں ہوا لیکن دلائل کا غلبہ ہوا۔

"اس کے بعد فرمایا "قَوِيٌّ" کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی قوت رکھتا ہے اور وہ "عزیز" یعنی غالب ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کے سوا سب ممکن الوجود ہیں اور اللہ واجب الوجود ہے جو ممکن الوجود پر غالب ہوتا ہے"۔ (تفسیر کبیر رازی)

ممکن الوجود اور واجب الوجود کے دو محاورے ہیں۔ ممکن الوجود وہ ہے جس کا وجود ہونا ممکن ہے۔ اور واجب الوجود جن کے وجود کے سہارے باقی وجود لٹکے ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے اور دوسرے سب جو موجود ہیں وہ سب ممکن الوجود ہیں۔

علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں:

"﴿لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ یعنی حجت اور تلوار یا اس کے متبادل کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ غالب آئیں گے۔ رسولوں کے غلبہ میں یہ بات کافی ہے کہ حجت کے علاوہ ان رسولوں کے زمانہ میں حقانیت ثابت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے دشمنوں کو مختلف قسم کے عذابوں سے ہلاک فرما دیا۔ جیسے قوم نوح، قوم صالح اور قوم لوط وغیرہ اور ہمارے نبی ﷺ کے مخالفین کو جنگوں کے ذریعہ ہلاک کیا۔ اگرچہ ان جنگوں کے نتائج بعض دفعہ (ڈول کی طرح) ناموافق بھی رہے لیکن انجام کار آنحضرت ﷺ کو ہی غلبہ حاصل ہوا۔

اسی طرح آپ کے بعد آپ کے متبعین کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے۔ جب ان کا جہاد رسولوں کے جہاد کی طرح خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ ملک، سلطنت اور دُنیوی اغراض کے لئے نہ ہو تو ایسے مجاہدین غالب اور منصور رہیں گے۔ تاہم بعض مفسرین نے صرف دلائل کا غلبہ ہی مراد لیا ہے۔ لیکن یہ ظاہر کے خلاف ہے۔ (تفسیر روح المعانی)

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی آیت ہذا کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ میں ﴿اَنَا﴾ تاکید کے لئے ہے۔ ﴿رُسُلِيْ﴾ یعنی میرے رسولوں میں سے بعض کو جنگوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ پس وہ جنگوں میں غالب آئے اور ان میں سے بعض کو دلائل کے ساتھ بھیجا گیا۔ پس وہ دلائل کے ساتھ غالب آ گئے۔

مقاتل کہتے ہیں کہ مومنوں نے کہا "اللہ نے اگر ہم پر مکہ اور طائف اور خیبر اور ان کے علاوہ اردگرد کے علاقوں کو فتح کر دیا ہے تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فارس اور روم پر بھی غالب کر دے گا۔ اس پر عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا کہ کیا تم روم اور فارس کو ان بستیوں کی طرح سمجھتے ہو جن پر تم غالب آئے ہو۔ خدا کی قسم اہل فارس اور اہل روم تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور ان کی گرفت بھی سخت ہے کہ تم ان کے بارے میں یہ سوچ سکو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ اور اسی طرح کی یہ ایک اور آیت یعنی ﴿لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾ نازل ہوئی"۔ (تفسیر الجامع لاحکام القرآن)

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02 35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یعنی یہ دو آیات ہیں جن کے ذریعہ اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول بہر حال غالب ہونگے اور اس کے علاوہ ان کے جُند جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی ضرور غالب آئیں گے۔ فتح مکہ کے ساتھ ہی فتح فارس کی خوشخبری بھی عطا کر دی گئی تھی۔

الحق دہلی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا مقرر کر چکا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوتے رہیں گے۔ یہ آیت بھی ہر ایک زمانہ میں دائر اور عادت مستمرہ الٰہیہ کا بیان کر رہی ہے۔ یہ نہیں کہ آئندہ رسول پیدا ہوں گے اور خدا اُنہیں غالب کرے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کوئی زمانہ ہو حال یا اِستقبال یا گزشتہ۔ سنّت اللہ یہی ہے کہ رسول آخر کار غالب ہی ہو جاتے ہیں۔" (الحق دہلی۔ صفحہ ۳۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے۔ ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔" (نزول المسیح۔ صفحہ ۲۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین اور ان کے مُلہم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا اُن سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا کیونکہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ پس ضرور ہے کہ بموجب آیت کریمہ ﴿کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ﴾ میری فتح ہو۔" (ضمیمہ انجام آتھم۔ صفحہ ۵۸،۵۷)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات پیش کرتا ہوں:۔

"یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ۔ قُلِ اللّٰہُ حَافِظُہٗ۔ عِنَایَۃُ اللّٰہِ حَافِظُکَ۔ نَحْنُ نَزَّلْنَاہُ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَیُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ اَئِمَّۃُ الْکُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ۔ بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ۔ نَصَرْتُکَ مِنْ لَّدُنِّیْ۔ اِنِّیْ مُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ۔ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا۔"

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷،۲۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے:

مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بجھا دیں۔ کہہ خدا اُس نُور کا آپ حافظ ہے۔ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ہم نے اتارا ہے۔ اور ہم ہی محافظ ہیں۔ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ اور تجھ کو اَور اَور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ یہی پیشوایان کفر ہیں۔ مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے۔ یعنی حجت اور بُرہان اور قبولیت اور برکت کے رُو سے تُو ہی غالب ہے۔ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا۔ یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔

پھر فرمایا کہ میرا دن حق اور باطل میں فرق بیّن کرے گا۔ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ یہ خدا کے کام دین کی سچائی کے لئے حجت ہیں۔ مَیں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ مَیں خود تیرا غم دور کروں گا اور تیرا خدا قادر ہے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷،۲۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴) (تذکرہ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب الہام ہے ۱۴؍ اگست ۱۹۰۳ء کا: "کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ"۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی طرف سے ہے: "اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تو فتح کے موقعہ پر آیا"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہے ۲۰؍ اگست ۱۹۰۳ء "کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳)

ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہے:

"خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵،۷۶۔ تذکرہ صفحہ ۳۸۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہے:

"اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ۔ اَنْتَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ۔ کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵،۷۶)

اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خود ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے:۔

"مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں۔ قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا۔ اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگاہ رکھوں گا۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵،۷۶۔ تذکرہ صفحہ ۶۲۹،۶۳۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر سورۃ الممتحنہ کی چھٹی آیت ہے۔ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾۔ (سورۃ الممتحنہ: ۶)

اے ہمارے ربّ! ہمیں ان لوگوں کیلئے ابتلاء نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

﴿ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (سورۃ الحشر: ۲۵)

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصوّر ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہر وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

صاحبِ حکمت ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؔ سورۃ الحشر کی آیت ﴿هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى .يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ﴾ (الحشر :۲۵) کی تفسیر کے تحت ﴿اَلْعَزِيْز﴾ کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ ﴿اَلْعَزِيْزُ﴾ سے مراد یا تو وہ ذات ہے جو بے نظیر ہو یا وہ ذات ہے جو غالب اور قاھر ہو۔(رازی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

”اسی کے ایسے نام ہیں کہ تمام خوبیوں پر شامل ہوں۔اسی کی تسبیحیں کرتی اور اسی کی پاک اور کامل ترین ہستی کو تمام وہ چیزیں جو آسمان وزمین میں ہیں ثابت کرتی ہیں۔وہ غالب جس کے تمام کام حکمتوں پر مبنی ہیں۔“(تصدیق براھین احمدیہ۔ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کو پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا۔ رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے، تمام نیک نام جہاں تک خیال آسکیں، سب اُسی کے نام ہیں اور پھر فرمایا ﴿يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم﴾ یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۶۱)

اب چند الفاظ مجالس شوریٰ کے متعلق۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا اس وقت پاکستان میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے اور ناظر صاحب اعلیٰ نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ اس موقع پر چند باتیں شوریٰ سے متعلق بیان کروں۔ اس سلسلہ میں سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۰ پیش کرتا ہوں۔ باقی مختلف ممالک میں بھی اس وقت مجالس شوریٰ ہو رہی ہیں ان سب کے لئے مضمون واحد ہے۔

سورۃ آل عمران: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ . وَلَوْكُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ. فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾(سورۃ ال عمران :۱۶۰)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَر گزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

پھر سورۃ الشوریٰ میں ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ. وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ .وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾(سورۃ الشوریٰ:۳۹)

اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل الجہاد با ب ما جاء فی المشورۃ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر در پیش ہوا جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی، یا ہمیں معلوم نہیں۔ اور نہ ہی ہم نے آپؐ سے کچھ سنا ہو تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: ایسے معاملہ کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا۔ اور اس معاملہ کے بارہ میں ان سے مشورہ کرنا، اور ایسے معاملہ کے بارہ میں فردِ واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا (کہ اگر ان میں سے کوئی ایک رائے ایسی دے جو باقی آراء کے خلاف ہو تو اس رائے کو چھوڑ دینا اور جس پر زیادہ آراء اکٹھی ہو جائیں ان کو قبول کرنا)۔(کنزالعمال۔ حدیث نمبر ۲۱۸۸، جلد ۲، صفحہ ۳۴۰)

یہ جو کثرت رائے کی ووٹنگ ہوتی ہے وہ اسی حدیث پر مبنی ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اُسے امین ہونا چاہئے۔(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اُسے چاہئے کہ اُسے مشورہ دے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)

اب یہ ضروری ہے کہ جب مشورہ مانگا جائے تو پھر مشورہ ضرور دینا چاہئے۔ اس میں اپنا اختیار نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کرنے کے بارہ میں ایک اَور روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعض امور جب پیش آئے تو آپ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔ کسی جلسے کی تجویز ہوتی تو یاد فرما لیتے“۔ اور یہاں تک کہ ”کوئی اشتہار شائع کرنا ہوتا تو (تب بھی) مشورہ طلب کر لیا کرتے تھے“۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء۔ صفحہ ۱۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں لیتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے۔ آجکل لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں“۔

اب یہ ہمارا تجربہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہی ہوتا ہے۔ مشورہ اگر پوچھا جائے اس سے جو اُن کے نزدیک صاحبِ عدل ہے تو اس کا مشورہ پھر ضرور مان لینا چاہئے۔ یا مشورہ مانگو ہی نہ۔ جب مشورہ مانگ لیا تو پھر اس پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

”حضرتؑ نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔“

(بدر۔ جلد ۷، نمبر ۱۶۔ صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۲۳/اپریل ۱۹۰۸ء)

❀❀❀❀..................❀❀❀❀

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ
Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests
MIT IHK- ZERTIFIKAT
E-mail: Khalid@t-online.de
WWW.Professional-ittrainingcenter.de
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75
Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735
MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE
EHRHARTSTR.4
3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

حضرت میاں فضل کریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(محمد اسماعیل منیر)

حضور انور ایدہ اللہ نے متعدد بار اپنے خطابات میں تحریک فرمائی ہے کہ دوست اپنے بزرگوں کی روایات حاصل کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی برکتوں سے ان کے خاندانوں کو کیسے نوازا ہے۔ پھر ان برکات کے ذکر خیر کو آگے جاری کریں۔

اس ارشاد کی روشنی میں عاجز رجسٹر نمبر ۳ روایات صحابہ کے صفحہ ۳۶ سے اپنے والد صاحب محترم میاں فضل کریم صاحبؓ درزی احمدی اندرون دروازہ ٹھاکر سنگھ گوجرانوالہ کی ۲۲؍دسمبر ۱۹۳۷ء کی ریکارڈ کردہ روایات پیش کر رہا ہے۔

حضرت میاں فضل کریم صاحبؓ نے فرمایا:

"اس عاجز نے بیعت تو بذریعہ خط ۱۹۰۵ء سے پہلے ہی کی تھی مگر پھر جب مَیں ۱۹۰۵ء میں قادیان گیا اور جا کر دستی بیعت کی اور حضور سے واپس آنے کی اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا ابھی چند روز اور ٹھہرو۔ اس کے بعد پھر میرے اجازت طلب کرنے پر حضور اقدس نے اجازت دے دی۔ اس کے بعد مَیں نے حضور اقدس سے کوئی وظیفہ پڑھنے کا طلب کیا تو حضور نے فرمایا کہ "درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے وہی پڑھا کرو"۔

پھر دوسری دفعہ ۱۹۰۶ء میں ہم پانچ چھ آدمی مل کر گئے۔ (ہمارے نانا کے بھائی میراں بخش صاحب کی روایت از رجسٹر نمبر ۳ صفحہ ۱۲ میں یہ پانچ نام درج ہیں۔ (۱) میراں بخش صاحب، (۲) میاں فضل کریم صاحب (میرے والد صاحب)، (۳) میاں فضل دین صاحب (میرے نانا جان)، (۴) میاں غلام رسول صاحب، (۵) اسماعیل صاحب)۔ تو اس وقت ہم کچھ حنا اور چند ایک روغنی ہانڈیاں بطور تحفہ لے گئے تھے۔ جب حضور کو معلوم ہوا کہ ہم درزی ہیں تو حضور نے ہم کو کچھ کپڑے سینے کے لئے دئے اور باورچی کو کہا کہ ان کو اچھا کھانا دو۔ لیکن ہم نے عرض کیا کہ حضور ہم کو کچھ پس خوردہ مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ وہ بھی اندر سے آتا رہا اور جب کام ختم ہو گیا تو ہم واپس آنے لگے تو ہم نے دعا کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ حضور نے ہم سب کو اندر بلا کر کھڑے ہو کر دعا کی اور وہ دعا ابھی تک ہم کو یاد آتی ہے۔ اس کے بعد ہم سے کپڑوں کی مزدوری دریافت کی جو ہم لینا نہیں چاہتے تھے لیکن حضور کے اصرار پر ہم نے حضور کے کرتے مانگے تو ہم کو اندر سے ایک ایک کرتہ مل گیا جو ابھی تک ہمارے پاس محفوظ ہے"۔

یہ کرتہ محترم والد صاحب کی وفات ۱۹۳۹ء تک محفوظ رہا بعد میں بعض احمدی رشتہ داروں نے والدہ صاحبہ سے کچھ ٹکڑے مانگے جو ان کو مل گئے اور اب باقی اس کے ٹکڑے میرے بچوں عزیزم محمد داؤد صاحب منیر ہیوسٹن امریکہ، ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب کیلیفورنیا امریکہ، عزیزم محمد الیاس منیر مربی سلسلہ فرینکفورٹ جرمنی اور عزیزی ناصرہ بابر صاحبہ ربوہ کے پاس محفوظ ہیں۔

محترم والد صاحب روایت کرتے ہیں:

"پھر ۱۹۰۸ء میں جب حضور اقدس لاہور تشریف لائے مَیں ایک مکان بنوا رہا تھا۔ مَیں اپنی بیوی کو لے کر جو تجیروں سے بیمار تھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ بچے کا دودھ چھڑا دو اور ہم دعا کریں گے۔ وہاں پر خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خاص لیکچر کا انتظام کروایا ہوا تھا جس پر ہمارے منشی احمد دین صاحب نے ایک رقعہ کے ذریعہ اندر جانے کی اجازت طلب کی اور لیکچر سنا۔ ساڑھے بارہ بجے خواجہ صاحب نے حضور سے عرض کی کہ اب لیکچر بند کر دیں لوگ کھانا کھانا چاہتے ہیں۔ لیکن حضور نے جواب دیا کہ ہم نے بھی صرف دوا ہی لی ہے۔ اس پر سامعین میں سے ایک نے کہا کہ وہ کھانا تو ہم ہر روز کھاتے ہی رہتے ہیں یہ روحانی کھانا کبھی کبھی ملتا ہے اس لئے اسے جاری رکھا جائے۔ اس پر حضور اقدس نے ایک گھنٹہ مزید تقریر فرمائی اور ہم واپس گوجرانوالہ آگئے"۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۳ صفحہ ۳۶،۳۷)

میرے والد حضرت میاں فضل کریم صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے خاندان میں چھ بہنوں کے واحد بھائی تھے اور خاندان میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ بیس سال کی عمر میں آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد خاندان والوں نے آپ کی مخالفت کی یہاں تک کہ آپ کے مکان اور کپڑے کی دوکان کی آٹھ دس چوریاں کروائیں تاکہ کسی طرح یہ احمدیت سے واپس آجائے۔ مگر آپ کا ایمان ان مصائب میں بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا اور آج اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا ہے کہ ان خاندانی بڑوں کی اولادیں ختم ہو گئی ہیں اور اس ایک فرد کی اولاد جس نے احمدیت قبول کی سینکڑوں بن کر دنیا کے ہر براعظم میں پھیلی پڑی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ تیرے دلی محبوں کے نفوس و اموال میں برکت ڈالوں گا وہ آپ کے حق میں ہر روز پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں پڑپوتوں، نواسوں نواسیوں کو دنیا کے کنارے تک اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے جو مسیح پاک کی جماعت کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے میں خدا کے فضل سے بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

خلافت اولیٰ میں آپ کو آنکھوں میں تکلیف تھی جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آپ کو درزی کا کام چھوڑ کر تجارت کی طرف توجہ دلائی تو آپ نے اپنے ایک غیر احمدی دوست کے ساتھ مل کر گوجرانوالہ میں پنساری کی دوکان کھولی۔ جمعہ کا دن آیا تو آپ نے نماز کے لئے دکان بند کی اور اپنے دوسرے ساتھی کو بھی نماز جمعہ کے لئے چھٹی دے دی جس نے اپنے مالک کو جا کر جمعہ کے وقت دکان کی بندش کی خبر سنائی۔ آپ کا غیر احمدی دوست اس پر چیں بجبیں ہوا کہ باقی سب دکانیں کھلی رہیں اور ہماری دکان جمعہ کے وقت بند ہو گئی جس کا ہمیں نقصان ہوا ہو گا پس آئندہ سے دکان کھلی رہا کرے۔ ایک جمعہ آپ چھٹی کیا کریں اور دوسرے جمعہ اس کا نمائندہ چھٹی کیا کرے گا۔ جب آپ نے اپنے دوست کا یہ فیصلہ سنا تو کہنے لگے کہ مَیں تو خدا کے حکم کے مطابق نماز جمعہ کی اذان سن کر مسجد کی طرف دوڑ کر جاؤں گا اور تجارت کے اڈے کو بند کروں گا اگر آپ کو یہ منظور نہیں تو یہ لیں دکان کی چابیاں۔ مَیں ایسی دوکانداری سے باز آیا۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ ادا پسند آئی اور آپ کو کپڑے کی بہتر دوکان کھولنے کی توفیق دی جس سے آپ کو جماعت کی خدمت کا بھی خوب موقعہ ملا۔ مجھے بچپن کا ایک واقعہ نہیں بھولتا۔ پرائمری سکول سے چھٹی ملنے پر گھر آتا تو والدہ صاحبہ چند دوستوں کا کھانا دیتیں جو دوکان پر لے جاتا۔ وہاں دیہات سے آنے والے احمدی دوست اکٹھے دیکھتا۔ کوئی الفضل پڑھ رہا ہوتا تو دوسرا الفاروق، تیسرا ریویو آف ریلیجنز رسالہ پڑھ رہا ہوتا۔ سارے احمدی اخبار و رسائل دوکان پر منگوائے جاتے تھے تا دیہات کے احمدیوں کی خدمت ہو سکے۔ اس طرح ان کو مادی اور روحانی کھانے دونوں خوب میسر آجاتے اور ساتھ ساتھ ان کتب و اخبارات سے تبلیغ کا کام بھی خوب چلتا۔ یہ زمانہ آپ کی وفات ۱۹۳۹ء سے پہلے کا تھا جبکہ ہر قسم کی مذہبی آزادی میسر تھی۔

احمدیت کی برکتیں آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے خاندان کو مل رہی ہیں بلکہ بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے (عاجز محمد اسماعیل منیر) کو میٹرک پاس کرنے پر ۱۹۴۴ء میں وقف زندگی کرنے کی توفیق ملی جبکہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی وفات پر جو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطبات جمعہ میں وقف کی تحریک فرمائی۔ پھر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کر کے ۱۹۵۱ء میں سری لنکا، پھر مشرقی افریقہ، پھر ماریشس، پھر مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے کی توفیق ملی۔ مرکز میں قیام کے دوران پروفیسر جامعہ احمدیہ، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اور ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کی ڈیوٹیاں سرانجام دیں اور ساتھ ساتھ آنریری کام بحیثیت مہتمم اطفال الاحمدیہ، قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ و رکن مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ، قاضی مرکزی، ممبر مجلس افتاء بھی سرانجام دینے کے مواقع اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے۔ الحمد للہ۔

میرے وقف کرنے کے بعد میرے خاندان سے ۳۰/۳۵ افراد نے وقف میں حصہ لیا اور مربی بن کر جماعتی خدمات میں مصروف ہیں اور اب ہمارے بیسیوں بچے وقف نو کے جہاد میں شامل ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ انہیں میں سے عزیزم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی ڈیوٹی پر ہیں۔

اسی طرح جماعت کی خدمت کا ایک عظیم الشان اعزاز میرے بڑے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی وجہ سے خاندان کو ملا۔ بھائی جان ۱۹۴۷ء میں حفاظت مرکز کی خاطر کراچی جماعت سے دو ماہ وقف کر کے قادیان پہنچے تھے پھر آپ کا نام قادیان کے درویشوں میں شامل ہو گیا اور آپ وہیں کے ہو رہے۔ آپ اور آپ کے آٹھ بچے قادیان کی خدمت میں ہر دم مصروف ہیں اور ۱۹۹۱ء کے جلسہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے درویشان قادیان زندہ باد کا نعرہ لگا کر ان سب کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔

پھر ایک اور اعزاز ہمارے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمد الیاس منیر صاحب سابق مربی سلسلہ ساہیوال کے ذریعہ بخشا کہ آپ کو مشہور مقدمہ ساہیوال میں اہم فریق بنا کر جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان نے موت کی سزا سنائی جس کو سن کر آپ نے جیل میں ڈپٹی کمشنر کے سامنے الحمد للہ پڑھا جس کو سن کر ڈی سی بھی حیران رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عزیزم کو دس سال جیل میں ثابت قدمی سے احمدیت کا شاندار نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو عطا ہونے والی خدائی بشارتوں کے مطابق وہ اپنے ساتھیوں سمیت جیل سے دس سال بعد رہا ہو کر دنیائے احمدیت کے لئے خوشی کا باعث بنے اور آپ کو سزا دینے والا جنرل ضیاء الحق آگ کے عذاب سے دوچار ہوا۔

جب عزیزم الیاس منیر صاحب جیل سے رہا ہو کر برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۶ء میں پہنچے تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے انہیں سٹیج پر بلا کر گلے لگایا اور فرمایا کہ یہ اسیروں کا سردار ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی کہ وہ جیل سے بخیریت واپس آئے گا اور یہاں اسلام آباد جیسی فضا میں مجھ سے ملے گا۔ سو آج یہ نشان بھی پورا ہوا، الحمد للہ۔ اس نظارے کو ایم ٹی اے پر ساری دنیائے احمدیت نے دیکھا اور رشک کی آنکھوں سے دیکھا کہ کاش آج وہ سٹیج پر ہوتے۔ آپ آج کل جرمنی میں احمدیہ مبلغ سلسلہ کے علاوہ شعبہ تصنیف و اشاعت میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ احمدیت کے باغ میں حضرت میاں فضل کریم صاحبؓ نے جو ایک پودا آج سے سو سال پہلے لگایا تھا وہ ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے اور اس کے پھل اور پھول ہمیشہ باغ احمدیت کی رونق کو بڑھانے والے ثابت ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کر کے آگے پھیلانے والے بنیں۔ آمین ثم آمین۔

یاجوج ماجوج کے فتنوں سے نجات کی راہ

کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ر اگست ۱۹۹۰ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے .... آخری زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یاجوج ماجوج دنیا پر قابض ہو جائیں گے اور موج در موج اٹھیں گے اور تمام دنیا کو ان کی طاقت کی لہریں مغلوب کرلیں گی۔ اس وقت دنیا میں مسیح نازل ہوگا اور مسیح علیہ السلام اپنی جماعت کے ساتھ ان کے مقابلے کی کوشش کرے گا۔ ان کے مقابلے کا ارادہ کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے یہ فرمائے گا کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِھِمَا کہ ہم نے جو یہ دو قومیں پیدا کی ہیں ان دونوں سے مقابلے کی دنیا میں کسی انسان کو طاقت نہیں بخشی، تمہیں بھی نہیں بخشی۔ ایک علاج ہے کہ تم پہاڑ کی پناہ میں چلے جاؤ اور دعائیں کرو۔ دعا ہی وہ طاقت ہے جو ان قوموں پر غالب آئے گی۔

اس میں پہاڑ سے کیا مراد ہے؟ مَیں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم وہ پہاڑ ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ﴾ (سورۃ الحشر: ۲۲) کہ قرآن اگر ہم پہاڑ پر اتارتے تو وہ اس کی عظمت سے خشیت اختیار کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، گر جاتا۔ لیکن اس میں نصیحتیں ہیں، ان لوگوں کے لئے آیات ہیں جو فکر کرنے کے عادی ہیں۔

مراد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پہاڑوں پر عظمت حاصل تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہاڑوں میں سب سے بلند پہاڑ تھے۔ دنیا کے پہاڑوں میں تو یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کلام کی عظمت اور جلال کو برداشت کرسکتے لیکن ایک محمد مصطفیٰؐ ہیں جو سب سے سربلند پہاڑ تھے اور سب سے قوی پہاڑ تھے۔ پس مراد یہی ہے کہ محمد مصطفیٰؐ کی عظمت کی طرف لوٹو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم میں پناہ مانگو۔ اس سے طاقت پاؤ اور اگر تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کی طرف لوٹو گے اور اس میں پناہ لے کر دعائیں کروگے تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے سائے میں پلنے والی دعائیں کبھی ناکام نہیں جایا کرتیں۔ اس عظمت سے پھر تم بھی حصہ پاؤ گے، تمہاری دعائیں حصہ پائیں گی۔

دوسرا سبق اس میں یہ ہے کہ اس زمانے کے تمام مسلمانوں میں سے کسی کے متعلق نہیں فرمایا کہ خدا ان کو کہے گا کہ تم دعائیں کرو۔ صرف مسیح اور مسیح کی جماعت کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا اس زمانے میں حقیقت میں دعا سے ایمان ہی اٹھ چکا ہوگا۔ دعا کو وہ لوگ اہمیت نہیں دیں گے۔ اس لئے جن لوگوں کو دعا کی اہمیت ہی کوئی نہیں ان کو دعا کا نسخہ بتانا ہی بالکل بیکار بات ہے۔

چنانچہ اب آپ دیکھ لیجئے کہ کتنے ہی مسلمان راہنماؤں کے بڑے بڑے بیانات آرہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ امریکہ کی طرف دوڑو اور اس سے پناہ لو اور اس سے مدد لو۔ اور کوئی ایران سے صلح کر رہا ہے یا اپنی تقویت کی اور باتیں بیان کر رہا ہے۔ کسی ایک نے، کسی ایک نے بھی خدا کی پناہ میں جانے کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پناہ میں جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کسی نے یہ نصیحت نہیں کی کہ اے مسلمانو! یہ دعا کا وقت ہے۔ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں دشمن پر غلبہ نصیب ہوگا۔ **پس ایک جماعت ہے اور صرف ایک جماعت ہے جو مسیح محمد مصطفیٰؐ کی جماعت ہے جس کے متعلق خدا نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ اگر عالم اسلام کو بچایا گیا تو اس جماعت کی دعاؤں سے بچایا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظمت میں پناہ لیں، آپ کی تعلیم میں پناہ لیں، آپ کے کردار میں پناہ لیں، آپ کی سنت میں پناہ لیں اور پھر دعائیں کریں"۔**

(خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ ۴۲،۴۳)

آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ دعائیں کریں اور دعائیں کرتے جائیں کیونکہ یہ تکلیفوں کا زمانہ ابھی لمبا چلنے والا ہے۔ ابھی حالات نے کئی پلٹے کھانے ہیں، کئی نئے ادوار میں داخل ہونا ہے اس لئے دعا کے لحاظ سے ابھی تاخیر نہیں ہے۔ ہم تو پہلے بھی دعائیں کرنے والے لوگ ہیں لیکن آج کی دنیا میں ان حالات کے پیش نظر، اس تجزیے کے پیش نظر جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں **کہ دعا کے سوا آج ان دنیا کے امراض کا اور امت مسلمہ کی امراض کا اور کوئی چارہ نہیں۔**

اور اہل مغرب کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا ان کو عقل دے۔ بار بار وہ اپنی چالاکیوں اور اعلیٰ سیاست کے ذریعے دنیا کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرچکے ہیں اور ہر بار ناکام رہے ہیں۔ ایک بار بھی ان کی چالاکیاں دنیا کے کام نہیں آئیں کیونکہ ان کی چالاکیوں میں خود غرضی ہوتی ہے۔ اور نفسانیت محرک بنتی ہے آخری فیصلوں کے لئے۔ پس عقلِ کُل کا تقویٰ سے تعلق ہے۔ یہ بات دنیا کو آج تک سمجھ نہیں آئی۔ قرآن کریم جب تقویٰ پر زور دیتا ہے تو پاگل ملائیت پر زور نہیں دیتا۔ ایسے تقویٰ پر زور دیتا ہے جس سے فراست پیدا ہوتی ہے، جس سے مومن خدا کے نور سے دیکھنے لگتا ہے اور عقلِ کُل اور تقویٰ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ہر چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہوگی وہ لازماً بالآخر ناکامی پر منتج ہوگی۔ اسے چالاکی کہہ سکتے ہیں اسے عقل نہیں کہہ سکتے۔

پس آج دنیا خواہ مشرق کی ہو یا مغرب کی ہو، عقلِ کُل سے عاری ہے اور تقویٰ کی دولت کے امین اے محمد مصطفیٰؐ کی جماعت! اے مسیح محمدی کی جماعت!! تمہیں بنایا گیا ہے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرو اور جب تک تم اس امانت کے امین بنے رہو گے خدا تمہیں ہمیشہ غلبہ عطا کرے گا اور ناممکن کو تم ممکنات بنا کر دکھاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ ۶۴،۶۷)

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا، موت آبھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

بلجیم میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر مختلف تقریبات

ھاسلٹ اور انٹورپن میں بلجیئن مہمانوں کے ساتھ عید ملن پارٹیاں

ایک مشہور ڈچ اخبار میں احمدیت کا تذکرہ

(رپورٹ: نصیر احمد شاہد۔ مبلغ بیلجیم)

بلجیم میں امسال عید الاضحیہ ۲۳ر فروری بروز ہفتہ منائی گئی۔ احباب جماعت نے اپنے اپنے قریبی نماز سنٹر پر نماز عید ادا کی اور پھر سنت ابراہیمی کی اقتداء میں قربانی کی گئی۔

بلجیم میں اب اللہ کے فضل سے برسلز کے مرکزی مشن ہاؤس کے علاوہ ھاسلٹ اور انٹورپن کی جماعتوں کے اپنے اپنے تبلیغی مراکز ہیں۔ ان دونوں جماعتوں نے اپنے اپنے مراکز میں عید ملن پارٹیز کا اہتمام کیا۔ ان عید ملن پارٹیز میں احباب نے اپنے بلجیئن ہمسایوں اور بلجیئن دوستوں کو مدعو کیا۔

بیت الرحیم ہاسلٹ کا پروگرام بروز ہفتہ عید کے دن شام کو مکرم ہمایوں مقصود صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہاسلٹ میں منعقد ہوا۔ اس میں ۲۵ سے زائد مہمان شریک ہوئے۔ اسی طرح دارالتبلیغ عزیز انٹورپن کا پروگرام اتوار کی شام کو مبشر ہاشمی صاحب صدر جماعت انٹورپن کی زیر صدارت ہوا۔ اس میں ۱۳ مہمان شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد دونوں پروگراموں میں ڈچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔

خاکسار نے ان دونوں پروگراموں میں انگریزی زبان میں عید الاضحیہ کا پس منظر اور فلاسفی بیان کی جس کا ڈچ ترجمہ ہمارے ایک نو احمدی بلجیئن دوست مکرم کریم احمد ثانی نے پیش کیا۔ آخر پر صدران جماعت نے اپنے اپنے مہمانوں کا شکریہ کا ادا کیا اور ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ہاسلٹ کے پروگرام کی سب سے خوشکن بات یہ تھی کہ اس میں صوبہ Limburg کی مشہور اخبار "Het Belang van" کی نمائندہ خاتون Lilana Casagrande اپنے فوٹو گرافر Jeffrey Gaens کے ہمراہ ہاسلٹ میں آئیں۔ اس صحافی خاتون نے اسلام و احمدیت اور عید الاضحیہ کے بارہ میں مختلف سوالات کئے اور اس موقعہ کی تصاویر بھی لیں۔ اگلے روز جمعہ کے دن جماعت کے متعلق اس اخبار نے جو مضمون شائع کیا اس کا خلاصہ اردو زبان میں پیش ہے۔ اخبار نے لکھا کہ:

"اب احمدیوں کا اپنا نماز سنٹر ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی مسلم جماعت بھی عید قربان منائے گی۔ آج کل تمام مسلمان عید قربان میں مصروف ہیں لہذا احمدی بھی اسے منائیں گے۔ یہ ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی مسلم جماعت ہے اور ساری دنیا میں قریباً دو سو ملین ان کی تعداد ہے۔ ان کا اپنا ٹیلیویژن اسٹیشن ہے۔ Kuringen (ہاسلٹ کا علاقہ جہاں مشن ہاؤس ہے) میں حال ہی میں انہوں نے اپنا نماز سنٹر کھولا ہے۔

ہاسلٹ Limblirg (صوبہ) میں سو کے قریب احمدی مسلمان موجود ہیں۔ بیرنگن، ہاسلٹ اور سن تراوڈن میں ان کے نماز سنٹرز ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی اکثریت باہر سے آکر یہاں آباد ہوئی ہے۔ احمدی مسلم ۱۷۰ ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں دنیا میں ۸۰ ملین سے زائد لوگ اس جماعت میں شامل ہوئے۔ یہ لوگ دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں.........."۔

اخبار نے جہاد کے بارہ میں احمدیہ مسلم مؤقف کا بھی عمدہ رنگ میں ذکر کیا اور لکھا کہ احمدی مبلغین دلی جذبہ سے کام کرتے ہیں۔ اسپتال اور سکول بناتے ہیں جو بغیر کسی مذہبی تفریق کے سب کے لئے کھلے ہیں۔

اخبار نے دو تصاویر بھی خبر کے ساتھ شائع کیں یوں اس ذریعہ سے کثیر تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔

بک فیئرز، ریڈیو، اخبارات اور لٹریچر کے ذریعہ
پیغامِ اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں
جماعت احمدیہ کینیڈا کی مساعی

(رپورٹ: اطہر نوید۔ سیکرٹری اشاعت کینیڈا)

جماعت احمدیہ کینیڈا کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اسلام کے پرامن پیغام کی اشاعت کے سلسلہ میں لٹریچر کی تقسیم اور بک سٹالز وغیرہ کے ذریعہ جن مساعی کی توفیق ملی ہے ان کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ھدیۂ قارئین ہے۔

جماعت کینیڈا نے مختلف اہم موضوعات پر انگریزی و فرنچ زبانوں میں دیدہ زیب بروشرز تیار کئے ہیں ان کی تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ زیادہ تر بروشرز door to door جاکر تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ کچھ بک فیئرز کے مواقع پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک کم وبیش دولاکھ بروشرز تقسیم کئے جاچکے ہیں۔

اکتوبر ۲۰۰۱ء میں ٹورانٹو میں فرنچ بک فیئر کے نام سے چار دن تک جاری رہنے والے بک فیئر میں جماعت نے اپنا بک سٹال لگایا چار دن میں اندازاً دو ہزار سے تین ہزار افراد ہمارے سٹال پر آئے۔ ۲۰۰ سے زائد کتب فروخت ہوئیں۔ ۵۰۰ فولڈرز مفت تقسیم کئے گئے۔

نومبر ۲۰۰۱ء میں مانٹریال (کیوبک) میں سالانہ بک فیئر میں حسب سابق جماعت نے اپنا سٹال لگایا جس میں پانچ ہزار سے زائد بروشرز تقسیم کئے گئے۔ ہر دو مواقع پر قرآن کریم انگریزی اور فرنچ ترجمہ میں لوگوں نے خاص طور پر دلچسپی کا اظہار کیا اور کثرت سے لوگوں نے قرآن کریم خریدا۔

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعہ کے بعد کینیڈا میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ اسلام کا جو تصور میڈیا میں پیش کیا جارہا ہے اس سے پیدا ہونے والے منفی اثرات کا سدّباب ہونا چاہئے۔ نیز لوگوں تک قرآن کریم اور دوسری اسلامی کتب پہنچائی جائیں۔ ان باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے شعبہ اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

ٹورانٹو اور اس کے گردونواح میں سب سے زیادہ سنے جانے والا ریڈیو اسٹیشن (680 News کہلاتا ہے) اس پر جماعت نے سات دن کے لئے ۳۰ سیکنڈ دورانیہ کا ہر روز تقریباً ۹ بار نشر ہونے والا پیغام دیا۔ اذان یعنی ''اللہ اکبر'' کی گونج کے ساتھ اناؤنسر کی آواز میں جب یہ پیغام نشر ہونا شروع ہوا تو کثرت سے لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ پہلے دن ہی ایک نیشنل اخبار کے رپورٹر نے مزید معلومات کے لئے فون کیا۔ اس کے علاوہ تین ٹی وی سٹیشنوں کے رپورٹرز نے ہم سے رابطہ کیا۔ نیز یہاں کے ایک مقامی اردو اخبار نے اس پر اداریہ لکھا۔ چنانچہ ''کینیڈا نامہ'' ۱۶ر نومبر ۲۰۰۱ء میں طاہر اسلم صاحب نے لکھا:

''۶۸۰ نیوز ریڈیو پر جماعتِ احمدیہ کا اسلام کے حوالے سے ایک اہم پیغام۔

گزشتہ جمعرات کی صبح میں اخبار کی شیٹس پرنٹنگ پریس چھوڑ کر واپس آرہا تھا اور معمول کے مطابق ٹورانٹو میں سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ۶۸۰ نیوز ریڈیو سن رہا تھا کہ خبریں سنتے سنتے Wheather & Traffic کی خوبصورت بیکنچر ٹیون، کے بعد موسیقی جیسی خوبصورت لحن میں اذان کی آواز سنائی دیتی، فوراً ہی اذان کو ''اوورلیپ'' کرتی ہوئی انگریزی سنائی دی۔

Islam A Religion of peace, Tolerance & Kindness Learn the real Message of Islam by reading The Holy Qur'an & Other Books on Islam.

اس پیغام کے بعد کہیں ایک آدھ دفعہ پیغام دینے والے ادارے، احمدیہ مسلم کمیونٹی کا نام بھی لیا گیا۔ اس پیغام کو سنکر قطعی یہ تاثر نہیں ملتا کہ یہ پیغام احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اپنی مشہوری یا تبلیغ کے لئے دیا ہے بلکہ یہ احساس ہوتا ہے کہ کینیڈین معاشرے کو مسلمانوں اور اسلام کی طرف سے امن اور محبت کا پیغام دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ پیغام ایک اشتہار کی صورت میں ہے اور ایسا مؤثر اور بے لوث اشتہار کم ہی دیکھنے سننے کو ملتا ہے۔

مجھے اندازہ ہے کہ کسی اچھے عمل کی تعریف کرکے میری ''ختم نبوت کانفرنسوں'' والوں سے ٹورانٹو میں طالبان کے ترجمانوں سے اور ''کمرشل مولویوں'' سے کیسی کم بختی آئے گی۔ لیکن میری کم بختی کیا شئے ہے، اس وقت طالبان، ختم نبوت کانفرنسوں اور کمرشل مولویوں نے تو پوری دنیا کی کم بختی لے آئی ہے۔ انہوں نے تو کینیڈا، امریکہ میں بھی انتہا کی ہوئی ہے۔ چندہ پروگرام چل رہے ہیں، جہالت کے نظام چل رہے ہیں۔ پوری دنیا کو آگ اور خون کے سپرد کرکے اب ذرا خاموش بیٹھے ہیں۔ خیر بات ہورہی تھی، اسلام کے اُس پیغام کی، اُس قرآن کی جسے جماعتِ احمدیہ نہیں لکھا۔ جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کی طرف سے امن اور محبت کا پیغام اپنے نقطہ نظر کے بغیر دن میں کئی کئی بار نشر کروارہی ہے۔ ٹورونٹو اسٹار میں بھی مجھے اشتہار دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جماعتِ احمدیہ اسلام کو سمجھنے کے لئے قرآن پڑھنے کی دعوت دے رہی ہے۔ یہ پیغام اور یہ دعوت ٹورونٹو کے سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو پر ہے۔ یہ توفیق کسی اور اسلامی ادارے کو نہیں ہوئی، ختم نبوت کانفرنسوں پر لاکھوں خرچ کردیں گے، اس نازک موقع پر ڈھنگ کی بات کرنے کی توفیق نہیں......''۔

اس پیغام میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ لوگ اسلام کے اصل پیغام کو دیکھیں اور سنیں جو کہ امن، رواداری اور محبت کا پیغام ہے نیز قرآن کریم کو پڑھیں اور قرآن کا نسخہ حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

ریڈیو کے علاوہ یہاں کے دو اخبارات میں بھی اشتہار دیا گیا۔ Toronto Star میں مسلسل تین ہفتے تک روزانہ ۲۹ر اکتوبر سے ۱۸ر نومبر تک ہمارا اشتہار آتا رہا۔ اس اخبار کی اشاعت ہفتہ کے روز ایک ملین سے زیادہ اور دوسرے دنوں میں اس سے کچھ کم ہے یعنی مسلسل اکیس روز تک ایک ملین سے زائد لوگوں تک اسلام کا نہ صرف پیغام پہنچتا رہا بلکہ کتب کے حصول کے لئے ان کو دعوتِ عام بھی ملتی رہی۔ Globe & Mail بھی نیشنل اخبار ہے اس کے بک سیکشن میں ہر ہفتہ کے روز ہمارا اشتہار کئی ہفتوں تک جاری رہا۔

اخبار اور ریڈیو کی وساطت سے اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں تیس ہزار سے زائد لوگوں نے ہماری Web Site کو Visit کیا جبکہ تقریباً تین سو افراد نے بذریعہ فون اور ڈاک ہم سے رابطہ کیا۔ ان ذرائع سے ہم نے ابھی تک تقریباً اسّی آرڈرز لئے ہیں جن میں تقریباً ۳۰۰ سے زائد کتب کے آرڈرز شامل ہیں۔

Web Site کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہ Web Site صرف اور صرف کتب کے آرڈرز کرنے کے لئے کینیڈا کے لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے ہم نے www.alislam.org کا Link دیا ہے۔ اگرچہ alislam.org پر بک سٹور بھی ہے مگر کینیڈا اور امریکہ کے ڈالر میں ایکسچینج ریٹ کے فرق کی وجہ سے کینیڈین لوگ مقامی کرنسی میں کتب خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمارا ایک سٹور سارا ہفتہ کھلا رہتا ہے اور جمعہ کے روز مسجد میں بھی بک سٹال لگایا جاتا ہے۔ ہمارے اشتہارات (ریڈیو، اخبارات) کے نتیجہ میں بالعموم بہت مثبت ردِعمل رہا ہے۔ سارے کینیڈا سے ہمیں آرڈرز موصول ہورہے ہیں جن میں وینکوور کے مضافات میں ایک چھوٹا سا بک سٹور بھی شامل ہے۔

ٹورونٹو میں فرنچ زبان کے ایک بک سٹور نے اس بات کی حامی بھری ہے کہ ہم جس قدر چاہیں وہاں اپنی کتب Display کرسکتے ہیں۔

ان سارے کاموں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص نصرت الٰہی شامل ہے جس کا خاکسار نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری عاجزانہ کوششوں کو قبول فرماتا چلا جائے اور ان کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

بچی کی رخصتی پر

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے جب اپنی بیٹی حفصہ کی شادی کی تو انہیں علاوہ اس جہیز کے جو عام طور پر لوگ دیا کرتے ہیں ایک بڑا صندوق کتابوں کا بھی دیا جو آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ یہ سب کتابیں قرآن کریم، احادیث اور دینیات کی تھیں۔ مگر جب انہیں ڈولی میں سوار کیا گیا تو آپ انہیں رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے اور کہا:

''حفصہ! مَیں تیرا جہیز لایا ہوں''۔ اور ایک کاغذ ان کی گود میں رکھ دیا اور کہا کہ: ''بچہ! اس کو سسرال پہنچ کر کھولنا اور پڑھ لینا''۔

اس کاغذ میں مندرجہ ذیل نصیحت کی باتیں درج تھیں:

''بچہ اپنے مالک، رازق، اللہ کریم سے ہر وقت ڈرتے رہنا اور اس کی رضامندی کا ہر دم طالب رہنا اور دعا کی عادت رکھنا، نماز اپنے وقت پر اور منزل قرآن کریم کی بقدر امکان بدوں ایام ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا۔ زکوٰۃ، روزہ، حج کا دھیان رکھنا اور اپنے موقعہ پر عمل در آمد کرتے رہنا۔ گلہ، جھوٹ، بہتان، بیہودہ قصے کہانیاں یہاں کی عورتوں کی عادت ہے اور بیوجہ باتیں شروع کردیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کی مجلس زہر قاتل ہے۔ ہوشیار، خبردار رہنا۔ ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔ علم دولت ہے بے زوال، ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا۔ زبان کو نرم، اخلاق کو نیک رکھنا۔ پردہ بڑی ضروری چیز ہے۔ قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہنا۔ مرأۃ العروس اور دوسری کتابیں پڑھو اور ان پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ وناصر ہو اور تم کو نیک کاموں میں مدد دیوے۔ والسلام۔

نورالدین۔

(۳۱ر مئی ۱۸۹۱ء)''

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)﴾

بینن (Benin) مغربی افریقہ میں

سیرے کالے (Sere Kale) کے مقام پر احمدیہ مسجد کی تعمیر

افتتاحی تقریب میں ۵۰۰ سے زائد احباب شامل ہوئے۔۱۶ مختلف گاؤں سے آئے ہوئے آئمہ مساجد نے اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی کی۔افتتاحی تقریب کی اخبارات میں کوریج۔

رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ بینن

جماعت احمدیہ بینن (Benin) خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہاں تبلیغی اور تربیتی مہمات میں ایک عرصہ سے شاندار کامیابیاں حاصل کر رہی ہے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان تحریک "تعمیر مساجد" کے میدان میں بھی پوری طرح سرگرم عمل ہے۔

سیرے کالے بینن کے شمال میں ڈیپارٹمنٹ "بورگو" (Borgou) کا ایک بہت بڑا گاؤں ہے جو کہ نئے احمدی ہونے والے بادشاہ کے شہر "پاراکو" سے قریباً ۹۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک ہمسایہ ملک نائجر کی حدود کے قریب واقع ہے۔واضح ہو کہ بینن میں ریجن کے لئے ڈیپارٹمنٹ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے دو سال قبل اس گاؤں کی تقریباً سب آبادی ہمارے مقامی معلمین کی کوششوں سے جماعت میں داخل ہو چکی ہے ۔ یہاں ایک بہت بڑے عالم دین "الفاھارون باشیبی" کا مدرسہ ہے جو کہ پورے علاقہ مین بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ اس مدرسہ سے طلباء قرآن کریم اور دیگر ضروری دینی تعلیم لے کر قرب وجوار کے دوسرے دیہات میں امامت اور تدریس کا کام کرتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ قبل جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو پورے علاقہ میں اس بات کا چرچا ہو گیا اور یہاں چونکہ اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے جماعت کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ انہیں مخالفت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ۔شدید مخالفت کی وجہ سے گاؤں کے نئے احمدی پریشان تو ہوئے لیکن الفاھارون صاحب متواتر خود بھی اور مقامی معلمین کے ذریعہ بھی لوگوں کو یہ یقین دلاتے رہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے ۔چنانچہ اللہ کے فضل سے آپ کی کوشش کے نتیجہ میں یہاں کے تمام نئے احمدیوں کو ثبات قدم نصیب ہوا۔

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر الفاھارون صاحب نے مکرم امیر صاحب بینن کو پیغام بھیجا کہ ہم مسجد کے افتتاح کی تقریب پوری شان وشوکت کے ساتھ منانا چاہتے ہیں تاکہ علاقہ کے لوگوں کو بالخصوص مخالفین کو بتایا جائے کہ جماعت احمدیہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے گھبرانے والی جماعت نہیں ہے ۔چنانچہ اس تقریب کے لئے ۱۵ر فروری ۲۰۰۲ء کا دن مقرر کیا گیا۔

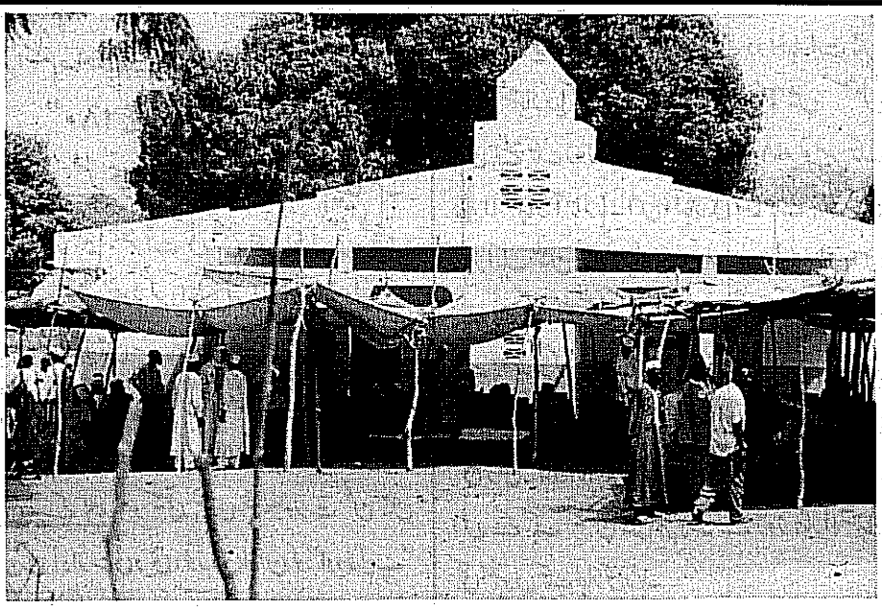

سیرے کالے شمالی بینن میں نو تعمیر شدہ مسجد کا ایک منظر

محترم حافظ احسان سکندر صاحب امیر و مشنری انچارج بینن کی قیادت میں دس افراد کا ایک قافلہ جماعتی ہیڈ کواٹر پورتونووو (Porto Novo) سے تقریباً ۴۸۰ کلومیٹر کا سفر طے کر کے پاراکو (Parakou) پہنچا ۔اس وفد میں دو صحافی نمائندگان اور خاکسار (رشید احمد طیب) کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ کے چھ ممبران شامل تھے ۔ پاراکو سے شمالی علاقوں کے مبلغ مکرم خالد محمود شاہد صاحب ، کولن (Kolan) ڈیپارٹمنٹ کے مبلغ مکرم اصغر علی بھٹی صاحب، چار مقامی معلمین اور مختلف جماعتوں کے بیس نمائندے بھی بعد میں اس قافلہ میں شامل ہو گئے۔اس طرح تقریباً ۴۰ر افراد پر مشتمل یہ قافلہ سیرے کالے گاؤں پہنچا۔ جہاں جماعت کے افراد کا ایک جم غفیر گاؤں سے باہر سڑک کے دونوں جانب قطاروں میں استقبال کے لئے موجود تھا۔ وفد کے وہاں پہنچتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، مختلف دعائیہ کلمات، مقامی زبان اور عربی میں استقبالیہ نغمات وغیرہ سے گونجنے لگی۔

گاؤں کے چیف ، امام مسجد اور الفاھارون باشیبی صاحب نے آگے بڑھ کر محترم امیر صاحب اور قافلہ کو خوش آمدید کہا۔ جس کے بعد وفد کے تمام افراد مسجد کی طرف پیدل روانہ ہوئے اور تقریباً دس منٹ کی پیدل مسافت طے کر کے سب لوگ مسجد پہنچ گئے۔

مسجد کے وسیع صحن کو سایہ دار بنا کر تقریب کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے پہنچنے پر تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مقامی زبان اور فرنچ میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

گاؤں کے چیف نے اس موقعہ پر اپنی طرف سے اور گاؤں کے تمام لوگوں کی طرف سے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اتنی بڑی مسلمان آبادی کے لئے یہاں مسجد کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب امید ہے کہ احمدیت نہ صرف اس گاؤں بلکہ اردگرد کے تمام دیہات میں بھی پوری مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گی۔

گاؤں کے امام مسجد، آس پاس کے دیہات سے آئے ہوئے دوسرے آئمہ مساجد، الفاھارون صاحب اور چند دوسرے معززین نے بھی باری باری اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک کیتھولک چرچ کے پادری بھی موجود تھے ۔انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ جو تصویر اسلام کی پیش کرتی ہے اس میں خدمت انسانیت اور دوسرے مذاہب سے رواداری کا عنصر غالب ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں اور مستقبل میں ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ مل جل کر اس علاقہ کے عوام کی خدمت کریں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اوّلاً ، والہانہ استقبال اور اس شاندار تقریب کے انعقاد پر منتظمین اور اہل گاؤں کو مبارکباد پیش کی جس کے بعد محترم امیر صاحب نے مساجد کے حقیقی مقصد کو احباب کے سامنے پیش کیا اور انہیں نئی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ اب یہاں کی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے پوری طرح آباد کریں۔

محترم امیر صاحب نے اس موقعہ پر مسجد کے لئے صفیں ، لاؤڈ سپیکر اور بعض دیگر ضروری اشیاء نیز احمدیہ ہسپتال کی طرف سے ایک خوبصورت وال کلاک تحفۃً پیش کیا۔ اس موقع پر دو معذور افراد کے لئے دو عدد وہیل چیئرز بھی ھدیۃً دی گئیں۔ جس پر مکرم الفاھارون باشیبی صاحب نے اپنی طرف سے اور تمام احباب سیرے کالے کی جانب سے محترم امیر صاحب اور نظام جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں محترم امیر صاحب نے مسجد کا باقاعدہ رسمی افتتاح کیا۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس بابرکت تقریب میں ۵۰۰ سے زائد احباب شامل ہوئے ۔اس موقعہ پر موجود صحافیوں نے اس تقریب کی تمام رپورٹ اخبارات میں دینے کے لئے تیار کی۔ ان میں سے ایک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح اس گاؤں کے لوگوں نے اپنے امیر جماعت کا استقبال کیا ہے اس طرح تو ہمارے لوگ اپنے وزراء کا بھی استقبال نہیں کرتے۔ اس بابرکت تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا ۔محترم الفاھارون باشیبی صاحب نے محترم امیر صاحب کو الوداع کہتے ہوئے یقین دہانی کروائی کہ اب اس گاؤں کو ہم ایک مثالی احمدی گاؤں بنائیں گے اور میں خود مرکزی مبلغ کے ساتھ شامل ہو کر یہاں کے ہر گاؤں میں پہنچ کر احمدیت کی تبلیغ کروں گا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ مسجد کی یہ تعمیر اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور اسے ہمیشہ اپنے مخلصین ، موحد عبادتگذار نمازیوں سے آباد رکھے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

لوگ ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور اُن کے لئے ایسی شریعت کی ضرورت ہے جسے سب لوگ مان لیں تاکہ باہمی لین دین میں ظلم وستم نہ ہو......اور یہ خدا کی طرف سے ہونے چاہئیں تاکہ عام لوگ ان کو یکساں قبول کریں۔

☆ پیغمبر اپنے قول اور فعل میں صادق ہے کیونکہ جو کچھ وہ جانتا ہے دوسرے نہیں جانتے اور وہ تمہاری فطرت سے اطلاع دیتا ہے اور جو کچھ اُس سے پوچھا جائے، اُس کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا۔

☆ جب کوئی نیک آدمی جسم کو چھوڑتا ہے تو مَیں اُسے بہشت میں پہنچادیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو جو جسم عطا کرتا ہے، وہ نہ تو ریزہ ریزہ ہوگا اور نہ پرانا، نہ تھکے گا اور نہ اس میں کوئی گند پیدا ہوگا۔

نجات پانے والے جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور دوزخ میں گناہ گاروں کو اُن کی برائیاں آگ کی صورت میں جلائیں گی۔

☆ مالدار کو چاہئے کہ اپنے فاضل مال کے ذریعہ خندہ پیشانی سے دوسروں کی مدد کرے۔

☆ زرتشتؑ کی تعلیم میں راستی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جھوٹ بولنا بدترین گناہ ہے۔

☆ بیوی رکھنے والا شخص بغیر بیوی والے سے بدرجہا بہتر ہے اور خاندان رکھنے والا اُس سے بہتر ہے جس کا کوئی خاندان نہ ہو۔

ایک مؤرخ پروفیسر گرنڈی لکھتے ہیں کہ زرتشتی مذہب حقیقت اور عمل کا مذہب تھا اور اخلاق اس کا مرکزی عنصر تھا۔

زرتشتی مذہب شاہان خورس اور دارا کے عہد (چھٹی اور پانچویں صدی قبل مسیح) میں اپنے نقطہ عروج پر تھا۔ ۳۳۱ ق م میں سکندراعظم نے ایران پر حملہ کیا اور اُس کتب خانہ کو آگ لگادی جہاں زرتشتی مذہب کی مقدس کتب تھیں۔ زرتشتی عالم جانیں بچانے کے لئے غاروں میں چھپ گئے۔ آخر جب زرتشتی مذہب کا احیاء ہوا تو حافظوں کی مدد سے کتب مدوّن کی گئیں۔ اس مذہب کا دوسرا سنہری دَور تیسری صدی عیسوی میں ساسانی خاندان کے عروج کے ساتھ شروع ہوا۔ زرتشتی کتب تالیف ہوئیں اور پہلوی زبان میں ان کے تراجم ہوئے۔ ایران کا سرکاری مذہب بھی زرتشتی مذہب ہی قرار پایا جو ظہورِ اسلام تک رائج رہا۔

قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب میں دو دفتر اہم ہیں جن میں عبادت اور قربانی کے احکام ہیں اور حمد و مناجات پر مشتمل منظوم کلام بھی ہے۔

......❁......❁......❁

بقراط

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ مارچ ۲۰۰۱ء میں عظیم سائنس دان بقراط کے بارہ میں مکرم طارق حیات صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

انگریزی میں بقراط کو Hippocrates کہا جاتا ہے۔ مختلف روایات کے مطابق ان کا زمانہ ۴۶۰ تا ۳۷۰ ق م بنتا ہے۔ یونان کی تاریخ میں یہ زمانہ علم اور بصیرت کا سنہری دَور تھا۔

آپ بحیرہ اخضر کے جزیرہ کوس میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک ماہر ڈاکٹر تھے۔ انہوں نے بقراط کی غیر معمولی ذہانت کو دیکھتے ہوئے آپ کو فن طب کے اسرار و رموز سمجھائے۔ نیز بہت سے اساتذہ سے بھی آپ نے علم حاصل کیا اور اس سلسلہ میں ازمنہ قدیم کے عظیم مراکز علوم کا سفر بھی کیا اور افلاطون سے بھی ملے۔ افلاطون نے بقراط کا ذکر طب کے ممتاز استاد کی حیثیت سے کیا ہے اور بقراط کا یہ قول بیان کیا ہے کہ مکمل نظام کی ماہیت کو سمجھے بغیر انسانی جسم کے مختلف حصوں کی ماہیت کو بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔

بقراط کے خیال میں فطرت خود سب سے بڑی مسیحا ہے اور ڈاکٹر کا کام صرف اسے استعمال کرنا ہے۔ آپ نے ایک رسالہ ہڈیوں کی شکستگی اور موچ کے متعلق لکھا۔ اس میں ہڈیوں، رگوں، ریشوں، عضلات کی ساخت اور فعل کے متعلق علم کی جدت حیرت انگیز ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مرگی کی بیماری کو توہمات سے پاک کیا۔ آپ کی عظیم کتاب ''بقراطی مجموعہ'' پانچویں صدی تک ڈاکٹروں کے لئے سند کا درجہ رکھتی تھی۔ اس میں طب کے موضوع پر ۷۳ مضامین ہیں۔

......❁......❁......❁

افغانستان

افغانستان کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرم سید حسن خان صاحب کے قلم سے ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ جولائی ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔

دوہزار سال قبل مسیحؑ میں ایران کے دو قبائل کے سربراہ سائرس نے افغانستان پر پانچ سو برس تک حکومت کی تھی۔ ۳۳۰ ق م میں سکندراعظم نے اس پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد مختلف حکمران آتے رہے جن میں عرب، ترک، ہندوستانی اور مغل شامل ہیں۔ پھر چنگیز خان نے اس ملک کو فتح کرکے بُری طرح پامال کیا۔ اس ملک میں ازبک، ترکمانی، تاجی اور پختون صدیوں سے آباد ہیں۔ یہاں کی تاریخ لڑائیوں سے اَٹی پڑی ہے۔ اس کی سرحدوں کا تعین قریباً ایک سو سال قبل شروع کیا گیا۔ ۱۸۸۸ء میں روس کے ساتھ اور ۱۹۰۷ء میں ایران کے ساتھ افغان بارڈر کا تعین کیا گیا۔

۱۹۲۹ء میں بچہ سقہ نے امیر امان اللہ کو اقتدار سے ہٹاکر افغانستان کی حکومت سنبھالی لیکن جلد ہی امان اللہ کے کزن محمد نادر خان نے بچہ سقہ کو قتل کرکے اپنی بادشاہت کا اعلان کردیا۔ ۱۹۳۳ء میں نادر خان کا بیٹا محمد ظاہر شاہ ۱۹ سال کی عمر میں بادشاہ بنا۔ اُس نے اپنے باپ اور چچا کے برعکس عوام کو حکومتی پالیسیوں میں زیادہ سے زیادہ شامل کیا۔ ۱۹۷۳ء میں ظاہر شاہ جب اٹلی کے نجی دورہ پر تھا تو ایک فوجی جنرل محمد داؤد نے کمیونسٹوں کی مدد سے اُس کا تختہ الٹ دیا۔ اگرچہ محمد داؤد بھی ایک سال سے زیادہ برسراقتدار نہ رہ سکا۔ پھر اس کے بعد کئی حکمران آئے اور جلدی جلدی چلے گئے۔ ۱۹۷۹ء میں روس نے افغانستان پر بھرپور حملہ کیا تو افغانوں نے گوریلا جنگ لڑتے ہوئے چند سال میں ہی روسی فوج کو شکست دیدی۔

افغانستان کی آب و ہوا شدید ہے۔ یعنی گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سرد۔ پہاڑوں پر دس مہینے برف گرتی ہے اور صحراؤں میں گرمیوں میں شدید طوفانی آندھیاں چلتی ہیں۔

افغانستان کا تاریخی شہر ہرات سکندراعظم کے یہاں آنے سے قبل بھی آباد تھا۔ یہاں سے ایک سڑک ایران کو جاتی ہے جو قدیم سے حملہ آوروں کی گزرگاہ بنی رہی ہے۔ یہ شہر علمی لحاظ سے دُور دُور تک کے علاقہ میں ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفرنامہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں پر ایک نبی حضرت عزراؑ کے ماننے والے بھی آباد ہیں۔

غزنی کا شہر بھی ہزاروں سال پرانا ہے۔ کبھی یہ ترکوں کا دارالحکومت تھا۔ چنگیز خان نے ترکوں کی حکومت کو ۱۲۲۱ء میں ختم کیا۔

سکندراعظم کے زمانہ میں ایک شہر اُس کے نام پر اسکندر آباد کے نام سے مشہور تھا۔ اُس کی وفات کے ایک سو سال بعد اس کا نام بدل کر قندھار رکھ دیا گیا۔ ۱۵۰۰ء میں مغل بادشاہ بابر نے اسے فتح کیا۔ اس سے قبل یہ بدھ مذہب کے پیروکاروں کی آماجگاہ بھی رہا ہے۔ یہاں پر آنحضورﷺ کا ایک چوغہ مبارک بھی رکھا ہوا ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس تبرک کو احمد شاہ سدزوئی ۱۷۴۷ء میں عرب سے لایا تھا۔ احمد شاہ سدزوئی نے ایک ایرانی جنرل کی وفات کے بعد ۱۷۴۷ء میں قندھار پر قبضہ کرکے پورے افغانستان پر حکمرانی کا اعلان کردیا تھا اور اپنا لقب ''درّدرّان'' رکھ لیا تھا۔

کابل کا شہر چار ہزار سال پرانا ہے۔ دو پہاڑوں کے درمیان واقع یہ شہر ۱۷۷۶ء سے افغانستان کا دارالخلافہ ہے۔ اس کا مشہور قلعہ ''بالاحصار'' پانچویں صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا۔ یہ شہر بھی کئی دفعہ آباد ہوا اور اُجڑا۔ ہزاروں سال پہلے جب یورپ سے قافلے ہندوستان اور چین جایا کرتے تھے تو کابل میں ضرور قیام کرتے تھے۔ ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ کابل کے سب سے بڑے پہاڑ کا نام کوہِ سلیمان ہے۔ کہتے ہیں یہ وہ پہاڑ ہے کہ جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام چڑھے تھے۔ اُس وقت یہ تاریک پہاڑ تھا اس لئے آپؑ وہاں سے پلٹ آئے۔

افغانستان میں ۹۸٪ مسلمان ہیں۔ نیز ہندو، سکھ، زرتشت اور لامذہب بھی پائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' فرماتے ہیں کہ پٹھان اسرائیلی النسل ہیں۔ بخت نصر کے زمانہ میں بارہ یہودی قبیلے شام سے ہجرت کرکے یہاں پہنچے جن کو تعلیم دینے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہاں تشریف لائے۔ جب اسلام یہاں پہنچا تو بہت جلد سارا ملک اسلام کے نور سے منور ہوگیا۔ یہاں پر آباد زرتشتیوں کا عقیدہ ہے کہ ایک سچے مسیح کا ظہور ہونے والا ہے۔

افغان قوم میں جرگہ یا پنچایت کا رواج ہے۔ مظلوم کو حق دلانے کے لئے جرگہ کے ذریعہ فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

افغانستان میں احمدیوں کو بے شمار صعوبتیں سہنا پڑیں اور عظیم الشان قربانیاں دینے کی سعادت عطا ہوئی۔ افغانستان کے پہلے احمدی شہید حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحبؓ تھے۔ حضرت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم افغانستان کو بھی محض احمدیت قبول کرنے کی بناپر شہید کردیا گیا۔ ہر دو شہداء کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' میں فرمایا ہے۔

......❁......❁......❁

حضرت ابوذر غفاریؓ

آپؓ کا نام جندب بن جنادہ تھا اور آپؓ کی والدہ کا نام رملہ بنت وقیعۃ تھا۔ عرب کے مشہور قبیلے بنو غفار سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کے بارہ میں مکرم ظہور احمد مقبول صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' اگست ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

حضرت ابوذرؓ کو جب آنحضورﷺ کے دعویٰ کی خبر ملی تو آپؓ نے اپنے بھائی کو صورتحال معلوم کرنے کے لئے مکہ بھیجا۔ اُس نے واپس آکر آنحضورﷺ کی بہت تعریف کی تو پھر آپؓ خود مکہ تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ میں قیام فرمایا لیکن چونکہ آپ نہ کسی سے کچھ پوچھتے تھے اور نہ کسی سے جان پہچان تھی اس لئے اسی طرح تین دن گزر گئے۔ پھر حضرت علیؓ آپ کو ہمراہ لے کر آنحضورﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؓ اُسی وقت ایمان لے آئے۔ ایمان لانے والوں میں آپ کا نمبر چوتھا یا پانچواں تھا۔ پھر آنحضورﷺ نے آپؓ سے فرمایا کہ اپنی قوم میں واپس جاکر تبلیغ کرو یہاں تک کہ میرا کوئی حکم تم تک پہنچے۔

حضرت ابوذرؓ بارگاہِ نبویؐ سے نکلے تو سیدھے خانہ کعبہ پہنچے اور کفار کے سامنے توحید کا اعلان کیا تو انہوں نے آپؓ کو بُری طرح زدوکوب کیا یہاں تک کہ حضرت عباسؓ نے کفار کو یہ کہہ کر روکا کہ اس کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے جو شام کی طرف جانے والے تجارتی راستہ میں واقع ہے، اگر تم نے اسے مارا تو اس کا قبیلہ تمہارے قافلوں کو نقصان پہنچائے گا۔ چنانچہ کفار نے آپؓ کو چھوڑ دیا۔ لیکن دوسرے دن آپؓ دوبارہ خانہ کعبہ پہنچے اور پھر اسی طرح واقعہ ہوا۔

قبولِ اسلام کے بعد حضرت ابوذرؓ اپنے قبیلہ میں واپس چلے گئے اور پھر ۳ھ میں ہجرت کرکے مدینہ پہنچے۔ اسی وجہ سے آپؓ کو جنگ بدر میں شرکت کا موقع نہیں مل سکا۔

جب آنحضورﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو لوگ کہنے لگے کہ فلاں فلاں پیچھے رہ گیا۔ آنحضورﷺ نے اس پر فرمایا کہ اس ذکر کو چھوڑدو، اگر کسی میں خیر ہوگی تو خدا تعالیٰ اُسے تم سے ملادے گا۔ پھر کسی نے کہا کہ یارسول اللہ! ابوذر بھی پیچھے رہ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کون کہتا ہے؟۔

دوسری طرف حضرت ابوذرؓ نے اپنے اونٹ پر اسلامی لشکر کے پیچھے سفر شروع کیا تو اونٹ کے تھک جانے پر آپؓ اپنی پیٹھ پر سامان لاد کر قافلہ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ لوگوں نے دیکھا کہ کوئی راستہ پر آرہا ہے تو آنحضورﷺ نے فرمایا: یہ ابوذرؓ ہوں گے۔ چنانچہ وہ آپؓ ہی تھے۔ آپؓ کو دیکھ کر آنحضورؐ نے فرمایا: اے ابوذر! اللہ تم پر رحم کرے۔

۳۱ھ میں حضرت ابوذرؓ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت عائشہ صدیقہؓ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرۃ پر ایک مضمون مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ اپریل ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ نو برس کی عمر میں ہوا جس کے بعد نو سال آپؓ نے آنحضور ﷺ کے عقدِ زوجیت میں گزارے۔ سایۂ نبوی میں اس نو سالہ عرصہ میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے اَخلاقِ عالیہ کو اپنے اندر اس طرح سمو لیا کہ پھر عمر بھر ان اخلاقِ نبوی کا مظہر بنی رہیں۔ آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ مَیں فخر نہیں کرتی بلکہ بطور واقعہ کہتی ہوں کہ خدا نے مجھے نو ایسی باتوں سے نوازا ہے جن میں میرا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔ یعنی خواب میں فرشتہ نے آنحضور ﷺ کے سامنے میری تصویر پیش کی، سات برس کی عمر میں میرا نکاح آپؐ سے ہوا، نو برس کی عمر میں رخصتانہ ہوا، صرف مَیں ہی آپؐ کی کنواری بیوی تھی، آنحضور ﷺ نے خود اپنی بیویوں سے کہا کہ صرف عائشہ کی خوابگاہ میں ہی مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، مَیں آپؐ کی محبوب ترین رفیقۂ حیات تھی، میری شان میں اور میری وجہ سے قرآن کریم کی متعدد آیات نازل ہوئیں (مثلاً سورۃالنور: ۱۲ تا ۱۹ اور سورۃالمائدہ:۷)، مَیں نے حضرت جبرائیلؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، آنحضرت ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپؐ کا سرِ مبارک میری گود میں تھا۔

مزید برآں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں ہی آنحضور ﷺ کی تدفین ہوئی جو خود ایک وجہ فضیلت ہے۔

حضرت عائشہؓ کی زندگی میں ایک واقعہ افک ایسا ہے جس کا اثر آپؓ کے دل پر بہت گہرا ہوا۔ اس دوران آپؓ شدید پریشان رہیں حتیٰ کہ خداتعالیٰ نے خود آپؓ کی براءت فرمادی۔

سخاوت میں حضرت عائشہؓ آنحضور ﷺ کی بہترین جانشین تھیں۔ کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ ایک بار رمضان میں افطاری سے پہلے جب ایک سوالی عورت آگئی تو خادمہ کے عرض کرنے کے باوجود کہ افطار کے لئے اَور کچھ نہیں ہے، آپؓ نے اپنا کھانا اُسے دینے کا حکم دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کسی نے بکری کے گوشت کی پوری ران بھیجی تو آپؓ نے خادمہ سے فرمایا: اب بتاؤ کہ کیا اللہ نے ہمیں بھوکا رکھا ہے؟

جب شام کا ملک فتح ہوا تو وہاں سے چکی کا پِسا ہوا باریک آٹا مدینہ پہنچا۔ جب اُس کی روٹی پکاکر آپؓ کو پیش کی گئی تو پہلا نوالہ کھاتے ہی آپؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ اس روٹی سے مجھے آنحضور ﷺ یاد آگئے ہیں کہ آخری عمر میں آپؐ کے دانت اس قدر کمزور ہوچکے تھے کہ ہم گندم کو پتھر کی سلوں پر پیس کر جب روٹی آپؐ کو پیش کرتی تھیں تو بوجہ آٹا موٹا ہونے کے آپؐ سے پوری طرح چبائی نہیں جاتی تھی اور اب اس باریک آٹے کی روٹی کا نوالہ میرے گلے میں اٹک گیا ہے کہ کاش حضورؐ کی زندگی میں ایسا عمدہ آٹا ہمیں ملتا۔

آنحضور ﷺ کی عبادات فرائض، سنن اور نوافل میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کو حضرت عائشہؓ نے اختیار کرکے تاعمر اس پر عمل نہ کیا ہو۔ ہر سال باقاعدہ حج کرنے جاتیں کیونکہ آپؐ نے آنحضور ﷺ سے سُن رکھا تھا کہ عورتوں کا حج کرنا ہی اُن کا جہاد ہے۔

حضرت عائشہؓ کے متعلق امام زہریؒ فرماتے ہیں: "آپؓ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ دینی علم رکھتی تھیں، بڑے بڑے صحابہؓ آپؓ سے مسائل پوچھا کرتے تھے"۔ اسی طرح حضرت ابوسلمہؓ نے فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا جاننے والا اور رائے میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر فقیہ اور آیتوں کے شان نزول اور فرائض کے مسائل کا واقف کار کسی اَور کو نہیں دیکھا۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مذہب کا ایک حصہ ان (یعنی حضرت عائشہؓ) سے سیکھو۔ ایک اَور حدیث ہے کہ نصف دین اِن سے سیکھو کیونکہ یہ نصف دین کی حامل ہیں۔

......❁......❁......❁......

محترم مرزا سیف اللہ خان فاروق صاحب

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں جن شعرائے احمدیت کو ممتاز مقام حاصل ہوا اُن میں محترم مرزا سیف اللہ خان فاروق صاحب بھی شامل ہیں۔ آپ ایک قادرالکلام شاعر تھے جن کی دلآویز نظمیں جماعت احمدیہ کے جرائد و رسائل کے علاوہ برصغیر کے مشہور اخبار و رسائل میں بھی بکثرت شائع ہوئیں اور مقبول ہوئیں۔ آپ کے بلندپایہ اشعار کے چار مجموعے "دُرِّشہوار"، "رات اور شاعر"، "کلام فاروق" اور "مزمورِ عجم" آپکی زندگی میں ہی منظر عام پر آگئے۔ آپ کے شعری مجموعہ "مزمورِ عجم" کے بارہ میں ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷ رجون ۲۰۰۱ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

"مزمورِ عجم" جون ۱۹۳۳ء میں قادیان سے طبع ہوا۔ یہ مجموعہ نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ حیدر آباد دکن کے نام سے معنون ہے۔ اس کا دیباچہ حضرت علامہ عبیداللہ بسملؒ نے لکھا جس کا ایک اقتباس ہے: "ان کے تخیّل کی بلند پروازی اور خیالات کی پاکیزگی فصاحت، بلاغت اور فارسی کی چست بندشیں...... یہی وجہ ہے کہ آجکل ان کا کلام ہندوستان کے مشہور اخبارات اور ادبی رسالہ جات کے علاوہ بڑے بڑے سیاسی روزنامہ اخباروں میں بھی سرورق پر جلی قلم اور از قلم معجز رقم کے الفاظ کے ساتھ، بڑے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔"

"مزمورِ عجم" سے بطور نمونہ کلام نعت النبی ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

اے سفیر ذوالمنن اے جانِ جانِ زندگی
اے کہ تیری ذات پہ نازاں ہے حق کی ذات بھی
اے کہ تیری ذات میں پنہاں خدا کی ذات ہے
اے کہ تیری بات بھی گویا خدا کی بات ہے
اے کہ تیرے نور نے ذرّوں کو سینا کردیا
قطرۂ شبنم کو تُو نے بحرِ بے پایاں کیا

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہتے ہیں:

دی صدا فاروق نے تجھ کو مبارک باد کی
گود میں ہے آج تیری کامیابی کھیلتی
پردۂ امروز میں مضمر نشان برتری
دوجہاں میں سرخرو ہو اے مظفر ہر گھڑی
تُو جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح سے شاد ہو
ارتقاء میں گامزن مانند برق و باد ہو

......❁......❁......❁......

حضرت زرتشت علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت زرتشت علیہ السلام کے بارہ میں دریافت کئے جانے پر فرمایا: "خداتعالیٰ کے کُل رسولوں پر ہمارا ایمان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کے نام اور حالات سے ہمیں آگاہی نہیں دی۔ اتنے کروڑ مخلوق پیدا ہوتی رہی اور کروڑہا لوگ مختلف ممالک میں آباد رہے، یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خداتعالیٰ نے اُن کو یونہی چھوڑ دیا ہو...... پس ہم یہی مانتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی خداتعالیٰ کے پیغمبر گزرے ہیں اور ایران میں بھی ہوئے ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی ہوئے ہیں۔ پس یہ بھی خدا کے نبی ہوسکتے ہیں۔" (بدر۔ جلد۶، نمبر ۴۴، صفحہ ۸)

حضرت زرتشتؑ کو ماننے والے پارسی کہلاتے ہیں اور وہ اپنی تعلیم کی بنیاد الہام الٰہی پر رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: "حضرت عمرؓ نے پارسیوں کو اہل کتاب میں داخل سمجھا تھا اور اُن کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہئے اور حضرت علیؓ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ میں قدر کرنی چاہئے، اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔" (بدر۔ جلد۶، نمبر ۴۴، صفحہ ۸)

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اپنی کتاب "نجات" میں حضرت زرتشتؑ کو ایران کا راستباز نبی قرار دیا ہے۔ زرتشتی مذہب کے بارہ میں مکرم محمد احمد فہیم صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ جولائی ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

حضرت زرتشتؑ ۶۶۰ قبل مسیح میں مغربی ایران کے شہر رے میں پیدا ہوئے اور ۵۸۳ قبل مسیح میں انتقال فرمایا۔ آپؑ کے والد کا نام وشتاسپ تھا جو سپتما خاندان میں سے تھے اور قوم کے مجوسی (Magus) تھے۔ اس قوم کو Magian کہتے ہیں یعنی جادوگر۔ زرتشتؑ نے اپنے زمانہ کے مشہور حکیم بزاکرزا سے تعلیم حاصل کی اور دس سال کے قلیل عرصہ میں متعدد علوم مذہب، زراعت، گلہ بانی اور علم جراحی کے ماہر ہوگئے۔ جوانی میں قدم رکھتے ہی آپؑ نے اپنے آپ کو خدمت خلق کے لئے وقف کردیا۔ شروع سے ہی آپ اپنے آبائی مذہب سے غیر مطمئن تھے۔ بیس سال کی عمر میں گھربار کو خیرباد کہہ کر سیالان پہاڑ میں گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ ۳۰ سال کی عمر میں آپؑ کو معراج نصیب ہوا اور آپؑ نے براہ راست اہورمزد سے وہ الفاظ حاصل کئے جو آپؑ کی تعلیمات اور گاتھا کی بنیاد ہیں۔ گاتھا وہ مقدس منظومات ہیں جو آپؑ نے لکھیں۔

زرتشتؑ نے دس سال توحید کی اشاعت میں صرف کئے لیکن سوائے آپؑ کے ایک چچیرے بھائی کے کسی نے آپؑ کو قبول نہ کیا۔ پھر آپؑ توحید کا پیغام لے کر بلخ کے بادشاہ گشتاسپ کے پاس گئے اور بادشاہ کے درباری علماء سے مسلسل تین روز تک مناظرہ کرکے اُن کے عقائد کا بطلان ثابت کیا۔ چنانچہ بادشاہ آپؑ پر ایمان لے آیا اور پھر تیزی سے آپؑ پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ پھر آپؑ نے دوردراز ممالک میں مبلغ بھی بھیجے۔ اسی بنیاد پر توران کے ساتھ ایران کے تعلقات خراب ہوگئے اور دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ گئی جس کے دوران ایک تورانی سپاہی نے زرتشتؑ کو خنجر مار کر شہید کردیا۔

حضرت زرتشتؑ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے:

☆ تم ان آنکھوں سے خدا کو نہیں دیکھ سکتے، اُس کی دید کے لئے دوسری آنکھیں چاہئیں۔

☆ تُو ہی پہلی وہ ہستی ہے جس سے پیشتر کوئی ہستی نہیں ہوسکتی۔

☆ تُو ہی خدا ہے۔ یہ مَیں جانتا ہوں اے قادر مطلق! تُو ہی اوّل ہے...... تیرے ابدی قانون میں مرقوم ہے کہ برائی کا انجام بُرا ہے اور اچھائی کا انجام اچھا ہے۔

☆ ملائکہ بے شمار ہیں۔ ملائکہ وہ خارجی ہستیاں ہیں جو ہماری روحانی اور جسمانی ربوبیت کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے درمیان وسائط ہیں۔

☆ پیغمبر اس لئے چاہئے کہ کاروبار زندگی میں

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

03/05/2002 – 09/05/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 3rd May 2002
03 Hijrat 1381 / 20 Safar 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 14 With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
01.30 Majlis Irfaan: Rec.26.04.00 With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: Senior section Cycle Race
03:20 Around The Globe: Documentary About 'Flying Machines' Presentation MTA USA
04.15 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.41
04.55 Homoeopathy Class: No.74 Rec.28.03.1995
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.88 Rec.12.10.95
07.40 Siraiki Service: F/S Rec.10.04.98
08.45 Majlis Irfaan: ®
09.45 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.10 Seerat-un-Nabi (saw): Prog. No.41 Presented by Saud Ahmad Khan Sb.
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.23.04.02
15.05 Friday Sermon: Rec.03.05.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: no. 88 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis Irfaan: Rec. 26.04.02 ®
21.45 Friday Sermon: Rec 03.05.02 ®
22.55 Homeopathy Class No.74 ®

Saturday 4th May 2002
04 Hijrat 1381 / 21 Safar 1423

00.05 Tilaawat, News, Darse-e-Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No.13 Teaching of the correct pronunciation of the H Quran.
01.25 Q/A Session: Rec.16.06.96 With English Speaking Friends
02.30 Kehkashaan: 'Backbiting' Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.10 Urdu Class: Lesson No.400 – Rec.15.07.98
04.25 Le Francais C'est Facile: No.15
04.55 German Mulaaqaat: Rec.24.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: SessionNo.89 Rec.17.10.95
07.35 Mauritian Service: F/S Rec.03.05.02
08.40 Dars-ul-Qur'an: Session No.13 Rec.05.02.96
10.15 Indonesian Service
11:15 Spotlight: Urdu Speech by Mujeeb-ur-Rehman
12.05 Tilawat, Darse Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.400 ®
14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 Children's Class: With Hazoor rec 04.05.02
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.30 French Service: ®
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No. 89 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.25 Q/A Session With English Speaking Guests Rec: 16.06.96
21.30 Children's Class: With Hazoor ®
22.30 German Mulaaqaat: Rec.24.04.02 ®
23.30 Safar Ham nay Kiyaa: A visit to the Valley of Shandoor, Pakistan

Sunday 5th May 2002
05 Hijrat 1381 / 22 Safar 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi (SAW), News
01.00 Children's Class: Rec.24.02.01 – Part 1
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.30 Aa'eena:: A reply to allegations made against Ahmadiyyat in Pakistani Newspapers Pr.No.2
03.15 Friday Sermon: Rec.03.05.02 ®
04.15 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.13
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 28.04.02
06.05 MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab. Session No.90 Rec.18.10.95
07.45 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec: 10.04.98
08.50 Moshaa'irah: An evening with various poets Presentation MTA Pakistan
09.40 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.12 Presented by Fahim A. Khadim Sb.
10.20 Indonesian Service.
11.20 Ae'eena ®
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan : Rec.26.04.02
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.28.04.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Part 1,
16.30 Friday Sermon: Rec 03.05.02. ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35 Arabic Service: Various Items
20.35 Q/A Session: with Hazoor®
21.35 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.28.04.02 ®
23.30 Aa'eena ®

Monday 6th May 2002
06 Hijrat 1381 / 23 safar 1423

00.05 Tilawat, Darse Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.17 Presentation MTA Pakistan
01.20 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec. 07.07.96
02.30 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme In Urdu based on the books of the Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (AS)
03.00 Urdu Class: No.401– Rec.02.09.98
04.30 Learning Chinese: With Usman Chou . No.340
05.00 French Mulaqaat. Rec. 29.04.02
06.10 MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.91 Rec:19.10.95
07.30 Islam Among Other Religions: Reading from Chinese Book 'Islam among other religions' Presented by Usman Chou Sb. Presentation of MTA International
07.55 Spotlight: Speech by Mau. Sultan M. Anwar 'etiquettes of behaviour towards ladies ' Presentation MTA Pakistan ®
08.45 Q/A session. Rec: 07.07.96
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: F/S 22.10.99 Host – Fareed A. Naveed Sb.
10.20 Indonesian service
11.20 Safar Hum Nay Kiya:A visit to 'Muree' Pakistan
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.401 ®
14.15 Bangla Shomprachar
15.20 French Mulaaqaat: Rec 29.04.02 ®
16.20 Children's Corner: Kudak ®
16.40 French Service
17.40 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab
19.45 Arabic Service.
20.50 Q/A Session: rec. 07.07.96®
21.50 Ruhaani Khazaa'en ®
22.30 Rencontre Avec Les Francophones Rec:29.04.02
23.30 Safar Hum Nay Kiyaa®

Tuesday 7th May 2002
07Hijrat 1381 / 24 Safar 1423

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat – With Imam Rashed Sb.
01.40 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan J/S Rabwah 1978 – Topic 'Jihad' — Presentation MTA Pakistan
02.30 Medical Matters: A Discussion with Dr. Sultan Ahmad Mubashar Sb. Topic: 'Taking care of your nails ' Presentation MTA Pakistan
03.15 Around the Globe: A documentary about 'Maryland's Historic Eastern Shore' Part 4 Presentation MTA USA
04.25 Lajna Magazine: Programme No.8
05.05 Bengali Mulaaqaat: Rec.30.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.92 rec. 24.10.95
07.30 MTA Sports: Senior Section Cycle Race
08.15 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.06.02.96 Class No.14
10.15 Indonesian Service.
11.15 Medical Matters: ®
12.05 Tilawaat, Darse Hadith , MTA News
12.55 Q/A Session: Rec.16.06.96 With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprachar:
15.05 German Mulaaqaat: Rec.24.04.02
16.05 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.35 French Service
17.35 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service.
20.45 Tabarrukaat: ®
21.40 Around The Globe: ®
22.40 From The Archives: F/S Rec.14.06.96

Wednesday 8th May 2002
08 Hijrat 1381 / 25 Safar 1423

00.05 Tilawaat, History of Ahmadiyaat, News
01.00 Children's Corner: Guldasta No.31
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.7, Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb.
03.15 Urdu Class: With Hazoor Lesson No. 402 – Rec.04.09.1998
04.30 Safar Hum Nay Kiya: A documentry about a visit to Bhoorbund, in Pakistan.
05.00 Children's Mulaaqaat: Rec.10.05.00
06.05 MTA International News
06.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.93 Rec.25.10.95
07.30 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)' Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. & Jamil-ur-Rehman Sb.
08.45 Q&A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad and Urdu speaking guests.
09.45 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb. Lecture on Islamic etiquette
10.15 Indonesian Service:
11.15 Safar Hum Nay Kiyaa: ®
11.40 Spotlight: Introduction of Waaqfeen-e-Nau Scheme
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: class No. 402 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: rec. 10.05.00 ®
16.05 Children's Corner: Guldastah No.31 ®
16.30 French Mulaaqaat: Rec.17.07.2000®
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service: Bustan-ul-Huda
20.45 Q/A Session: ®
21.45 Hamaari Kaenaat: ®
22.30 Children's Mulaaqaat: Rec 10.05.00 ®
23.30 Safar Ham Nay Kiyaa ®

Thursday 9th May 2002
09 Hijrat 1381 / 26 Safar 1423

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
01.00 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.35 Q/A Session: Rec. 16.09.95 – With German Speaking guests, in Cologne, Germany
02.45 MTA Lifestyle: Perahan ' Tips on Sewing' Presentation MTA International
03.00 MTA Lifestyle: Al Maa'idah Cookery Programme. How to prepare a delicious dish.
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.18 Presentation MTA Canada
04.10 Urdu Speech: by Mirza Khursheed Ahmad Sb on the occasion of Jalsa Yaum-e- Muslch Maud (RA) Day
04.30 Computers for Everyone: Informative set of Lectures on how to use a computer. Topic: 'The operating system' Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.251 – Rec.09.06.1998
06.05 MTA International News:
06.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.94 Rec.26.10.95
07.35 Sindhi Service: F/S 11.04.97 ® Presentation MTA Pakistan
08.45 Question & Answer Session: ®
09.45 Urdu Speech ®
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel A documentary covering the University town of Pisa, the floating city of Venice & beautiful lake Como.
11.40 Al Maa'idah ®
12.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session in Urdu: Rec.04.11.1994
14.00 Bangla Shomprachar: Rec 05.07.96
15.05 Tarjamatul Qur'an Class no. 251 rec. 09.06.98
16.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.30 French Service:
17.30 German Service:
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.94 ®
19.40 Arabic Service:
20.40 Question & Answer Session in English ®
21.40 MTA Lifestyle: Perahan ®
21.55 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
22.20 Tarjumatul Quran Class: ®
23.20 MTA Travel ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, May 3, 2002 | Issue No. 18

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

"طاہر القادری مارکہ اسلام"

اس کا فکری پس منظر، خطرناک پہلو اور عبرتناک ناکامی

جناب خورشید احمد ندیم صاحب پاکستان کے ایک بلند پایہ مؤلف اور صاحب بصیرت نقاد ہیں۔ آپ نے حال ہی میں "اسلام اور پاکستان" کے نام سے ایک محققانہ تالیف سپردِ قلم کی ہے جسے سنگ میل پبلیکیشنز لاہور نے دلآویز اور نفیس انداز میں زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔ کتاب کے تیسرے باب میں مذہبی سیاست کا ڈھونگ رچانے والی پاکستان کی جملہ مشہور سیاسی جماعتوں کے علاوہ طاہر القادری کی "پاکستان عوامی تحریک" کے موقف، منشور کارکردگی اور "غلبہ دین" کی سیاسی حکمتِ عملی کے حوالہ سے تاریخی جائزہ اور تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے۔

صحرا میں اذان دے رہا ہوں
شاید کوئی بندۂ خدا آجائے

پروفیسر فتح محمد ملک، دیباچہ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ اس ریگستان میں جسے پاکستانی معاشرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے ابھی تک کوئی بندۂ خدا نمودار نہیں ہوا پھر بھی اذان جاری ہے"

بہر کیف جناب خورشید احمد ندیم صاحب "طاہر القادری مارکہ اسلام" سے متعلق اپنا نقطہ نگاہ درج ذیل الفاظ میں واضح فرماتے ہیں:۔

"پروفیسر صاحب کی فکر کا ایک اور پہلو جو نمایاں ہونے کی وجہ سے زیادہ خطرناک بھی ہے۔ ان کا الہامی اور بشارتی پہلو ہے۔ "نابغہ عصر" کے عنوان کے تحت ایک مضمون جو ان کی اکثر کتابوں میں دیباچے کی حیثیت سے شامل ہے، کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پروفیسر صاحب کی پیدائش سے پہلے نہ صرف اس ولادت کی بشارت دی گئی بلکہ نام کا انتخاب بھی آنحضرتؐ کی طرف سے ہوا۔ یہ سلسلہ یہاں ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہا۔ چنانچہ جب پروفیسر صاحب کی عمر تیرہ برس کی ہوئی تو آنحضرتؐ نے خواب میں آپ کے والد گرامی کو حکم دیا کہ "طاہر کو ہمارے ..." محمد طاہر نامی اس تیرہ سالہ نوجوان کی بارگاہ رسالت مآبؐ میں یہ حاضری کس قدر عجیب تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلاوے کا مقصد پورا ہونے کی بشارت بھی خود ہی مرحمت فرما دی۔ محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ حاضری کی مکمل قبولیت اور اپنی خصوصی عنایات و نوازشات کی خوشخبری تھی۔" (نابغہ عصر)۔ یہ دودھ کا پیالہ وہ تحریک منہاج القرآن ہے جس کے چوتھے مرحلے پر سیاسی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ روحانی فیض کے لئے حضورؐ کے علاوہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی براہ راست رابطہ ہے جو تادم حاضر، قائم ہے۔ آج اگر انہوں نے شیخ طاہر علاؤالدین گیلانی قادری سے سلسلہ قادریہ کی بیعت کی ہے تو "سیدنا غوث الاعظم" کی روحانی ہدایت کے تابع ہو کر جو ایک استخارے کے نتیجے میں نصیب ہوئی۔ اپنی سیاسی جماعت کے قیام سے پہلے پروفیسر طاہر القادری صاحب نے مدینہ اور بغداد کا ایک سفر کیا۔ اس سفر کی غرض و غایت انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمائی کہ چونکہ اس تحریک کا آغاز حضورؐ کے حکم کے مطابق کیا گیا تھا، اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ یہ فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پہلے حضورؐ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اجازت لے لی جائے۔ چنانچہ ان دو بزرگوں نے نہ صرف اس کی اجازت دی بلکہ جماعت کے نام کی منظوری بھی عطا فرمائی۔

حضورؐ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لطف و کرم کا یہ سلسلہ صرف پروفیسر صاحب کی ذات تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے آپ کے والد گرامی بھی ان کی عنایتوں سے مستفید ہوتے رہے ہیں اور یہ بزرگ اپنی وفات کے صدیوں بعد جسمانی طور پر آکر ان کی دادرسی کرتے رہے ہیں۔

مذہبی دنیا میں لوگوں کے جذباتی استحصال کا یہ طریقہ اگرچہ نیا نہیں لیکن سیاسی دنیا میں یہ اس نوعیت کی پہلی کوشش تھی۔ مذہبی لوگوں نے اپنے آپ کو خدا کا قریبی اور واسطہ ثابت کر کے ہمیشہ سادہ لوح انسانوں کا استحصال کیا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مذہبی معاملات میں لوگوں پر ہمیشہ قرآن و سنت اور عقل و استدلال کے دروازے بند رکھے گئے لیکن سیاسی میدان میں اس مکتبِ فکر کے لوگوں نے بھی اس طرح کی کوئی کاوش نہیں کی تھی۔ یہ غالباً دنیا کی پہلی سیاسی جماعت تھی جس کا آغاز حضورؐ کے حکم سے ہوا اور اس کے مختلف مرحلوں کی منظوری بھی آپؐ نے عطا کی۔ صحابہ کرام کے دور میں بھی اس کی کوئی مثال موجود نہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی رحلت کے بعد براہ راست کسی معاملے میں کوئی مداخلت فرمائی ہو۔ لشکرِ اسامہ کی روانگی کے معاملے میں دو آراء پیدا ہوئیں۔ مرتدین سے جہاد کے مسئلے میں جھگڑا پیدا ہوا لیکن ہر مسئلے کو شوریٰ کے اصول کے مطابق باہمی مشورے کی بنیاد پر حل کیا گیا اور اگر کسی کے موقف کو صحیح مانا تو محض اس کے استدلال کی بنیاد پر۔ کسی نزاع میں کسی صحابی نے یہ نہیں کہا کہ "صاحبو! تم سب خاموش ہو جاؤ۔ ابھی حضورؐ کو بلا لیتے ہیں۔ وہ خود ہی یہ فیصلہ کریں گے۔" یا "مزار شریف پر حاضری دے کر رہنمائی حاصل کر لیتے ہیں"۔ یہ اسلام کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ کسی سیاسی مسئلے کے حل کے لئے اور کسی ریاستی معاملے کے سلجھاؤ کے لئے حضورؐ نے براہ راست مداخلت کی ہو۔ بلکہ ہمیشہ یہی ہوا کہ اختلافی مسائل کے لئے قرآن کے اس ارشاد کہ "تمہارے درمیان کسی مسئلے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو"۔ اور رسول اللہ کے اس فرمان

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اپنی سنت۔ تم جب تک ان پر قائم رہو گے، بھٹکو گے نہیں"۔ کی طرف رجوع کیا گیا اور انہی دو ماخذوں کی بنیاد پر اجتہاد کیا جاتا رہا۔

علاوہ ازیں یہ مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضورؐ ایک سیاسی جماعت کے قیام کا حکم دیں، اس کے نام کی منظوری دیں اور اس کی حکمتِ عملی کے مختلف مراحل کے لئے اوقات کا تعین بھی فرمائیں تو ایک مسلمان کے پاس اس بات کا کیا جواز ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس جماعت سے الگ بھی رکھے اور ساتھ ہی اسلام کا بھی نام لیوا ہو۔ جو جماعتیں پہلے سے اسلام کی بنیاد پر قائم ہیں اس برہان کے آجانے کے بعد ان کے وجود کی کیا حیثیت ہو گی؟ پروفیسر طاہر القادری صاحب ایسے فرد اور جماعت کے لئے کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے؟

یہ بات بھی ہمارے علم میں ہے کہ حضورؐ کسی معاملے میں کوئی ہدایت فرمائیں یا کوئی نصیحت کریں تو اصطلاحاً وہ حدیث ہے۔ اس حوالے سے ادارہ منہاج القرآن کے قیام کا حکم ہو یا "طاہر کو ہمارے پاس لاؤ" جیسا کوئی جملہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہو تو وہ حدیث قرار پائے گا۔ اب یہ کام اصحاب جرح و تعدیل کا ہے کہ وہ فوراً ان روایات کی طرف توجہ دیں اور ان کے مقام کے تعین کے بعد انہیں صحاح ستہ میں کہیں جگہ دیں۔ علامہ طاہر القادری صاحب کی ثقاہت پر انگلی اٹھانا چونکہ ممکن نہیں، لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صحیحین میں درج کرنا چاہئے تاکہ آنے والے دور کے لوگ اس "علمی سرمائے" سے محروم نہ رہ جائیں۔ اسی ضمن میں یہ سوال بھی اٹھے گا کہ اگر کوئی فرد زبانی یا عملی طور پر "ان احادیث" سے انکار کر دے تو اس "منکر حدیث" کے لئے کیا حکم ہے؟"

(صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۵)

یہ تحریک کس درجہ ناکامی و نامرادی کا شکار ہو چکی ہے؟ اس کی تفصیل جنابِ ندیم کے الفاظ ہی میں ملاحظہ ہو۔

"۱۹۸۵ء کے اواخر میں جب ادارہ منہاج القرآن کا قیام عمل میں آیا اور درس قرآن اور درس تصوف کے سلسلوں کا آغاز ہوا تو ایک عام آدمی اس بات سے بے خبر تھا کہ یہ قافلہ سیاست کی سنگلاخ وادی میں جا نکلے گا۔ بہر حال چار سال بعد جب پاکستان عوامی تحریک کی بنیاد رکھی گئی تو موچی دروازہ لاہور میں منعقدہ 'تاسیس انقلاب کانفرنس' میں جوش و خروش دیدنی تھا تاہم سیاست کے **بے رحم حقائق نے ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں اس روحانیت کے تار و پود بکھیرے تو حسرت و یاس کا عالم بھی قابل دید تھا۔**

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

پروفیسر طاہر القادری نے غلبہ دین کے لئے جو حکمت عملی اختیار کی......اس کی حکمت عملی کا چوتھا مرحلہ تھا جس کے بعد اسلامی انقلاب ناگزیر ہو جاتا ہے جو اُن کے تخمینے کے مطابق ۲۰۰۰ء تک برپا ہونا تھا۔ ہم نے اُسی وقت یہ عرض کر دیا تھا کہ اس حکمت عملی کے تحت کچھ اَور ہو تو ہو لیکن **اسلامی انقلاب کا بہر حال کوئی امکان نہیں**" (صفحہ ۱۰۰)

الفت الفت کہتے ہیں پر دل الفت سے خالی ہے
ہے دل میں کچھ اور منہ پر کچھ دنیا کی رِیت نرالی ہے
یاں عالم ان کو کہتے ہیں جو دیں سے کورے ہوتے ہیں
جب دیکھو بھیڑیا نکلے گا جو بھیڑوں کا رکھوالی ہے
(کلام محمود)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔